روزنامہ
الفضل انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ
جلد ۳۳ | ہفتہ ۲۵؍جولائی ۲۰۲۶ء | ۱۰؍صفر ۱۴۴۸ ہجری | ۲۵؍وفا ۱۴۰۵ ہجری شمسی | خصوصی اشاعت

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی تلقین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اُس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھیرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شرک میں مُبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مُہمات کا متکفّل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہیے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمّے ہیں یُوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے اُن کے دلوں میں ڈالا ہے کہ اُن کے پَیر یہاں جمنے نہ پائیں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۱۰، ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

۲۰۲۵ء - ۲۰۲۶ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا افضال میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

☆...دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد ۳۹۸؍ ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ ۸۱۱؍ نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے

☆...دورانِ سال جو مساجد تعمیر ہوئی ہیں یا جماعت کو یہ مساجد عطا ہوئی ہیں اُن کی مجموعی تعداد ۱۷۲؍ ہے

☆...دورانِ سال ۴۱؍ ممالک میں ۱۲۷ مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے

☆...اس سال ۷۳؍ زبانوں میں ۳۵۳؍ مختلف کُتب، پمفلٹ، فولڈرز وغیرہ ۱۶؍ لاکھ ۸۹؍ ہزار سے زائد کی تعداد میں طبع ہوئے ہیں

☆...جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف زبانوں میں مطبوعہ تراجم قرآن کریم کی تعداد ۷۹ ہو گئی ہے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس سے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ

(حدیقۃ المہدی، ۲۵؍جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) آج جلسہ سالانہ برطانیہ کا دوسرا روز ہے۔ اس دن بعد دوپہر کے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دورانِ سال جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال کی جھلک پیش فرماتے ہیں۔ اس اجلاس کی کارروائی کے لیے حضور انور فلک شگاف نعروں کی گونج میں چار بج کر دس منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم الحاج رشید خطاب صاحب نے سورۃ الصّف کی آیات ۷ تا ۱۲ ؍ کی تلاوت کی۔

ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ صاحب مدیر اعلیٰ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل نے پیش کرنے کی توفیق پائی۔

مکرم مصور احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوا:

اَے خدا اَے کارساز و عیب پوش و کردگار
اَے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

چار بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ منبر پر تشریف لائے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمانے کے بعد خطاب کا آغاز فرمایا اور گذشتہ سال میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال کا ذکر فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضور انور

تشہد، تعوذ اور سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس وقت مَیں دورانِ سال جو اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ پر ہوئے ہیں اُن کا مختصر خاکہ پیش کروں گا۔

نئی جماعتوں کا قیام

اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد ۳۹۸؍ ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ ۸۱۱؍ نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ بینن میں اس سال ۸۶ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں، دوسرے نمبر پر کانگو

تمہارا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ تم نے توحید کو قائم کرنا ہے

☆...عورتوں کو چاہیے کہ اپنے علم میں اضافہ کریں اور صرف یہ نہ دیکھیں کہ ہر جواب مردوں کی طرف سے ملے گا بلکہ خود ان کو علم و عرفان میں اتنی ترقی کرنی چاہیے کہ وہ روحانی باتوں میں مردوں سے آگے نکلنے والی ہوں نہ یہ کہ صرف برابر ہوں

☆...تم جو میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض اور مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا

☆...احمدی عورت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اسلام کو ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والی ہے اور حقیقی اسلام کی خادمہ ہے۔ اس لیے اسے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بڑھانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مستورات کے اجلاس سے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ

(حدیقۃ المہدی، ۲۵؍جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب روایت مستورات سے خطاب فرماتے ہیں۔ مستورات سے خطاب کے لیے حضورِ انور بارہ بج کر سات منٹ پر والہانہ نعروں کی گونج میں جلسہ گاہ مستورات میں رونق افروز ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا۔ حضور انور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ نورعودہ صاحبہ کو سورۃ الاحزاب ......باقی صفحہ 05 پر......

برازاویل پھر لائبیریا اور اس طرح باقی ممالک ہیں۔

نئی مساجد کا قیام

اسی طرح دورانِ سال جو مساجد تعمیر ہوئی ہیں یا جماعت کو یہ مساجد عطا ہوئی ہیں اُن کی مجموعی تعداد ۱۷۲ ہے۔جن میں سے ۱۳۳ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور ۳۹ بنی بنائی جماعت کو ملی ہیں۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ۴۱؍ممالک میں ۱۲۷ مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں پہلے نمبر پر کینیا ہے، پھر گھانا اور انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہیں۔ تیسرے نمبر پر نائیجر ہے۔ وقارِ عمل کے ذریعے کام کرنے کی وجہ سے اس سال جماعت کو تین ملین امریکی ڈالرز کی مالی بچت ہوئی ہے۔

وکالتِ اشاعت طباعت

وکالتِ اشاعت کی رپورٹ کے مطابق اس سال ۷۳؍زبانوں میں ۳۵۳؍مختلف کُتب، پمفلٹ، فولڈرز وغیرہ ۱۶؍لاکھ ۸۹ ہزار سے زائد کی تعداد میں طبع ہوئے ہیں۔

قرآن کریم کی تفاسیر میں حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر جو پہلے اردو میں ۸ جلدوں میں شائع ہوئی تھی، اس کا مکمل عربی ترجمہ پہلی مرتبہ شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح انگریزی تفسیر فائیو والیم کمینٹری بھی شائع ہوئی ہے، اس کی پہلی جلد کا عربی ترجمہ ری۔پرنٹ ہوا ہے۔

احادیث میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی شرح صحیح بخاری کی پہلی جلد کا انگریزی ترجمہ دوبارہ شائع ہوا ہے۔ جلد دوم کا انگریزی ترجمہ پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے۔ یہ علم کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ احباب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے تراجم میں ۴۵؍ کُتب کے ۱۸؍زبانوں میں ترجمے ہوئے ہیں۔حضرت مصلح موعودؓ کی ۱۱؍ کتب ۶؍زبانوں میں شائع ہوئی ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی کتاب ’’تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد‘‘ کا عربی ترجمہ پہلی بار شائع ہوا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Christianity—A Journey from Facts to Fiction کا بلغارین اور An Elementary Study of Islam کا ڈینش زبان میں پہلی بار ترجمہ شائع ہوا ہے۔

اسی طرح مختلف وقتوں میں جو مَیں سوالوں کے جواب دیتا رہا ہوں انہیں بھی کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے، اور انگریزی زبان میں بھی۔ اسی طرح بعض دوسرے لیکچرز جو ہیں ان کو بھی مختلف زبانوں بشمول فرانسیسی، عربی، جرمن، انڈونیشین وغیرہ میں شائع کیا گیا ہے۔

نظارت نشرو اشاعت قادیان

نظارت نشرو اشاعت قادیان نے بھارت کی مقامی ۱۴؍زبانوں میں اب تک قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان سے اس دفعہ ایک قرآن کریم کا فونٹ توحید نستعلیق تیار کیا گیا ہے، یہ پہلا نستعلیق فونٹ ہے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے تیار کیا گیا ہے۔ تفسیرِ صغیر کا عربی متن خطِ منظور فونٹ میں اردو متن اس نئے فونٹ میں تیار ہو چکا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے بھارت کی علاقائی زبانوں میں بھی تراجم ہوئے ہیں۔

وکالتِ تصنیف یو کے

وکالت تصنیف یو کے نے ایک نئے زبان لیتھوینین میں قرآن کریم کا ترجمہ طبع کیا ہے۔ اب جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف زبانوں میں مطبوعہ تراجم قرآن کریم کی تعداد ۷۹؍رہوگئی ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کی کتب نجم الہدیٰ، خطبہ الہامیہ، کرامات الصادقین اور ملفوظات جلد پنجم کے انگریزی تراجم طبع ہوئے ہیں۔ براہینِ احمدیہ چار حصص کا انگریزی ترجمہ ایک جلد میں طبع ہوا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی کتب انقلابِ حقیقی، مطالباتِ تحریکِ جدید، عرفانِ الٰہی اور واقعات خلافتِ علوی کے انگریزی تراجم شائع ہوئے ہیں۔

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام

دنیا کے ۱۰۸؍ممالک میں اب تک ۲۳۷؍لائبریریاں قائم ہو چکی ہیں۔

وکالتِ اشاعت ترسیل

دنیا بھر کی ۲۲؍زبانوں میں ۱۱۶؍رسائل و جرائد و اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

نمائشوں کا انعقاد

دنیا بھر میں ۳۶۸۸؍نمائشوں کے ذریعے ۱۰؍لاکھ ۷ ہزار سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

رقیم پریس

رقیم پریس کے ذریعے شائع ہونے والی کتب کی تعداد ایک لاکھ ستاون ہزار دو سَو چالیس ہے۔ رقیم پریس اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کافی کام کر رہا ہے۔ افریقہ کے سات ممالک میں ہمارے پریس ہیں جہاں سات لاکھ ساٹھ ہزار کُتب، اور ۸۲؍

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

اَے خدا اَے کارساز و عیب پوش و کردگار
اَے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذُوالمِنَن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

کیا تماشا ہے کہ مَیں کافر ہوں تم مومن ہوئے
پھر بھی اس کافر کا حامی ہے وہ مقبولوں کا یار

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں!
ایسے کاذب کے لیے کافی تھا وہ پروردگار

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

یہ فتوحاتِ نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہے بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار

لاکھ سے زائد اخبارات، رسائل و جرائد، اور تبلیغی و تربیتی لٹریچر شائع ہوا ہے۔

وکالتِ تعمیل و تنفیذ بھارت

کی رپورٹ کے مطابق مکان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے احاطہ میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر نمائش ’’المجیب‘‘ تیار کی گئی ہے۔ قادیان میں مرکزی ریسرچ سیل بورڈ کا قیام عمل میں آیا ہے۔

عربی ڈیسک

کے تحت اب تک شائع ہونے والی کتب کی تعداد ۲۰۰؍ہو چکی ہے۔ ان میں روحانی خزائن کی جملہ اردو کُتب، ملفوظات کا مکمل سیٹ، حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کی دس جلدوں کا سیٹ اور دیگر ۳۴؍ کتب کے تراجم شامل ہیں۔ دورانِ سال مجموعہ اشتہارات کی تینوں جلدیں اور دعوت الامیر کا عربی ترجمہ اور بعض دیگر تراجم بھی شائع ہوئے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کی ۶؍ کتب کے تراجم چھپ چکے ہیں۔ میرے خطبات بھی انہوں نے شائع کیے ہیں۔

فرینچ ڈیسک

نے لیکچر لاہور کا فرانسیسی ترجمہ شائع کیا ہے۔ ٹرکش ڈیسک میں بھی تراجم کا کچھ کام ہو رہا ہے۔ سپینش ڈیسک نے دورانِ سال چھ کتب کے تراجم مکمل کیے ہیں۔ چینی ڈیسک نے حضرت مصلح موعودؓ کے ۱۹۲۴ء کے مذہبی کانفرنس کے لیکچر کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

اس سال ۱۲۰؍ممالک میں مجموعی طور پر ۸۷؍لاکھ ۶۶؍ ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ جن کے ذریعے ۳؍ کروڑ ۹۲؍لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

تحریکِ وقفِ نَو

میں شامل لڑکوں کی تعداد ۵۰؍ہزار ۹۸۱؍ہے اور لڑکیوں کی تعداد ۳۶؍ہزار ۶۸۶؍ہے۔ اس سال ۴۷؍ممالک سے ۳۱۱۶؍ والدین نے اپنے ہونے والے بچوں کو وقفِ نَو میں پیش کیا۔

ریویو آف ریلجنز

جس کا اجرا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا۔ یہ رسالہ اب اپنے ۱۲۴؍ویں سال میں داخل ہوچکا ہے۔ یہ مختلف فورمز کے ذریعے انگریزی، جرمن، ہسپانوی اور فرانسیسی زبان میں کروڑوں لوگوں تک پیغام پہنچا رہا ہے۔ دوران سال اس کا ڈیجیٹل ایڈیشن بھی جاری کیا گیا۔

الفضل انٹرنیشنل

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

کے ۱۶؍شعبہ جات ہیں، کُل ۵۶۸؍ کارکنان دن رات خدمت انجام دے رہے ہیں۔

اس سال ایم ٹی اے افریقہ کے دس سال مکمل ہوئے ہیں۔ ان دس سالوں میں سات ہزار سے زائد پروگرام تیار ہوئے جن کے ذریعے ہزاروں افراد اسلام احمدیت میں داخل ہوئے۔ افریقہ میں جماعت کے اپنے ریڈیو سٹیشنز کی تعداد ۲۶ ہے۔

وائس آف اسلام ریڈیو کے

کو بھی دس سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اس وقت اس ریڈیو کی نشریات برطانیہ کے ۱۳ شہروں میں براہ راست نشر ہو رہی ہیں۔ نیز آن لائن نشریات دنیا بھر میں سنی جاسکتی ہیں۔

الاسلام ویب سائٹ

پر حدیث سرچ انجن اور ایپ کا اجرا کیا گیا۔ قرآن سرچ انجن میں بہتری بھی لائی گئی ہے۔

الوصیت اور Ten conditions of Bait کی ایپس کا اضافہ ہوا ہے۔ ۳۶ نئی انگریزی ای۔بکس کے اضافے سے کُل تعداد ۲۶۰ ہوگئی ہے۔ الاسلام کی ٹیم بھی تقریباً ساری ہی، رضا کاروں پر مشتمل ہے اور بہت اچھا کام کر رہی ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکٹ اینڈ انجینیرز (IAAAE)

نے اس سال ۶۵ نلکے لگائے جس سے ۲لاکھ افراد مستفید ہوئے۔ اسی طرح ماڈل ویلیج قائم کیے گئے ہیں، سولر لگائے گئے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں

کے تحت افریقہ کے ۵۴؍ممالک میں ۱۴۱؍ کلینک اور ہسپتال قائم ہیں۔ گذشتہ سال پانچ لاکھ سے زائد مریضوں کو علاج معالجے کی سہولت مہیا کی گئی۔ افریقہ کے ۱۳؍ممالک میں ہمارے ۶۲۰؍پرائمری اور مڈل سکولز اور ۸۰؍سیکنڈری سکولز تعلیمی خدمت بجالا رہے ہیں۔

ہیومنٹی فرسٹ

کو ۲۵؍لاکھ سے زائد افراد کی مجموعی طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

رابطہ نومبائعین

دورانِ سال ۹۵؍ممالک میں کُل ۵۴؍ہزار ۸۵۴؍نومبائعین سے رابطہ بحال ہوا۔

نئی بیعتوں کی تعداد

اس سال ۲؍لاکھ ۶۷؍ہزار ۵۹۶؍نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ الحمدللہ ۱۳۲؍ممالک میں تقریباً ۶۷۰؍سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔

ان میں سب سے پہلے نمبر پر نائجیریا ہے۔ پھر کانگو برازیل ہے۔ پھر گنی بساؤ ہے۔ پھر کیمرون ہے۔ گنی کناکری، لائبیریا۔ کونگو کنساشا، گیمبیا، سینٹرل افریقن ریپبلک، سینیگال، سیرالیون، تنزانیہ، آئیوری کوسٹ، نائیجر، بینن، ٹوگو، کینیا، گھانا، یوگنڈا، ملاوی، مالی، برکینافاسو، مڈغاسکر، چاڈ، زیمبیا، روانڈا، برونڈی، ایتھوپیا اور ساؤ تومے شامل ہیں۔ افریقہ کے دیگر ممالک میں سے صومالیہ اور زمبابوے، مایوٹ آئی لینڈ، مصر سوازی لینڈ، لیسوتو، انگولا کیپ وردے، ساؤتھ افریقہ، نمیبیا وغیرہ شامل ہیں۔

ایشیا میں انڈونیشیا میں سب سے زیادہ بیعتیں ہیں۔ پھر انڈیا میں پھر بنگلہ دیش میں اور فلپائن میں۔ اس کے علاوہ ملائیشیا، تھائی لینڈ، قزاقستان، سری لنکا، کمبوڈیا، جاپان، سنگاپور وغیرہ میں شامل ہیں۔

یورپ میں جرمنی پہلے نمبر پہ ہے پھر فرانس پھر ہالینڈ، بیلجیئم، اسپین، ناروے، سربیا ہیں۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں البانیہ میں آسٹریا میں فن لینڈ میں، رشیا میں، چیک ریپبلک اور مالٹا وغیرہ میں تھوڑی تعداد میں ہوئی ہیں۔

امریکن بلاک میں کینیڈا میں زیادہ بیعتیں ہیں۔ اس کے بعد امریکہ ہے۔ پیراگوئے، میکسیکو میں، بلیز، میکسیکو، ہیٹی، گیانا، پورٹوریکو، برازیل، ایلسلواڈور، سرینام، پاناما، چلی، وینزویلا وغیرہ بھی شامل ہیں۔

براعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلے آسٹریلیا ہے، پھر فجی ہے اس کے بعد نیوزی لینڈ میں سالومن آئی لینڈ میں۔ وغیرہ عرب ممالک میں بھی بیعتیں ہوئی ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بیعتوں کے سلسلے میں بعض واقعات ہیں، یہ واقعات لوگوں کی دلچسپی کا زیادہ موجب ہوتے ہیں اس لیے میں بعض واقعات سنا دیتا ہوں۔

بیعتوں کے واقعات

ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ

لائبیریا کے امیر صاحب لکھتے ہیں موبی کاؤنٹی میں ایک چیف امام جماعت کے خلاف منفی تاثر رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ احمدیوں کا کلمہ مختلف ہے اور وہ نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کرتے۔ ان کے علاقے میں ابھی تک تبلیغ نہیں ہوسکی تھی کیونکہ وہ بات سننے کے لیے تیار بھی نہیں ہوتے تھے۔ ایک دن اتفاق سے امام صاحب کو ریڈیو سنتے ہوئے جماعت احمدیہ کا پروگرام سننے کا موقع مل گیا۔ اس وقت قرآن وحدیث کی روشنی میں نہایت خوبصورت اور مدلل انداز میں اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی بیان کی جارہی تھی۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر گفتگو ہو رہی تھی۔ ان کو یہ پروگرام بہت اچھا لگا چنانچہ انہوں نے باقاعدگی سے جماعتی پروگرام سننا شروع کر دیے جس نے ان کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑا۔ انہوں نے خود ہمارے مبلغ کو دعوت دی کہ جمعہ ان کی مسجد میں جمعہ پڑھائیں اور لوگوں کو جماعتی عقائد کے بارے میں بتائیں۔ چنانچہ ہمارے مبلغ اپنی تبلیغی ٹیم کو لے کر ان کے گاؤں پہنچے اور جمعہ پڑھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کی آمد اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے حوالے سے بات کی۔ بعد ازاں امام صاحب نے کھڑے ہو کر جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ کیونکہ یہ اپنے علاقے کے چیف امام تھے۔ ان کے اثر کی وجہ سے مزید دو دیہات کے لوگ بھی ان کے ساتھ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ یوں ایک دن میں تین دیہات میں احمدیت کا پودا لگا۔

خوابوں کے ذریعہ راہنمائی

چاڈ میں ہمارے معلم کہتے ہیں کہ وہ کافی عرصے سے اپنی بہن کو تبلیغ کر رہے تھے۔ جب بھی جماعت کا پیغام پہنچایا جاتا تو وہ یہ کہتی رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح راہ دکھا دے یا اللہ آپ لوگوں کو ہدایت دے دے۔ معلم صاحب کے اکثر خاندان والے جماعت کے مخالف ہیں۔ موصوفہ بیان کرتی ہے کہ چند دن پہلے میں دن کے وقت ذکر الٰہی میں مشغول تھی کہ میں نے کشفاً ایک بزرگ



کو دیکھا اور ساتھ یہ آواز آئی کہ الامام حجۃ۔ جب میں اپنے بھائی کو گھر ملنے گئی تو اس کے موبائل میں میں نے تصویر دیکھی اور پوچھا یہ کون ہے۔ بھائی نے جواب دیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ میں نے بھائی کو بتایا کہ چند دن پہلے میں نے دن کے وقت کشفاً ان کو دیکھا تھا اور یہ ساتھ یہ آواز بھی سنی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی کر دی ہے اس لیے میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتی ہوں۔

شمالی کیمرون کا ایک شہر ہے مروا۔ صدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہاں معلم ابوبکر صاحب بچوں کو قرآن شریف اور دینی معلومات پڑھاتے تھے اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام بھی یاد کرواتے تھے۔ ایک غیر احمدی بچے نے بھی یہ نام یاد کر لئے۔ ایک دن وہ بچہ اپنے گھر میں زور زور سے خلفائے احمدیت کے نام پڑھنے لگا۔ اس کے والد عثمان محمد صاحب نے جب اس کو میرا نام دہراتے سنا تو چونک گئے اور پوچھا کہ یہ کیا پڑھ رہے ہو۔ بچے نے کہا کہ ہمیں مسجد میں یہ نام سکھائے گئے ہیں۔ بچے کے والد ہمارے صدر صاحب کے پاس گئے اور اس نام کے بارے میں پوچھا صدر نے بتایا کہ معلم صاحب بچوں کو دینی معلومات پڑھاتے ہیں اور ہم احمدی ہیں اور ہمارے موجودہ امام مرزا مسرور احمد صاحب ہیں۔ اس پر عثمان صاحب نے بتایا کہ مجھے خواب میں یہ نام مسرور احمد سنایا گیا تھا۔ مجھے آواز آئی کہ مسرور احمد کی کی اطاعت کرو اور ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ میں بہت حیران ہوں گا کہ یہ کون ہے۔ آج جب میں نے اپنے بچے سے یہ نام سنا تو میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس کے بعد عثمان صاحب نے معلم ابوبکر سے رابطہ رکھا، سوال و جواب ہوئے کتب کا بھی مطالعہ کیا اور مطمئن ہونے کے بعد بیعت کر لی۔

احمدیوں کے اچھے نمونے سے تبلیغ

مایوٹ آئی لینڈ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون موصوفہ ایک عرصے سے زیر تبلیغ تھیں مگر قبول احمدیت سے ہچکچاہٹ کا شکار تھیں۔ ہمارے ممبران صبر اور اخلاص کے ساتھ اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے تھے۔ ہم نے انہیں اپنے ایک اجتماع میں شرکت کی دعوت دی تو پہلے انہوں نے دعوت قبول نہ کی تاہم بعد میں اجتماع میں شامل ہوئیں۔ اجتماع میں بھائی چارے کی فضا، جماعت کی محبت بھری اپنائیت اور مقررین کی تقاریر سے نہایت متاثر ہوں۔ اگلے ہی دن انہوں نے ہم سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے اسلام احمدیت میں شامل ہوگئیں۔

مخالفین کی قبول احمدیت

کانگو کنشاسا سے لوکل مشنری کہتے ہیں کہ ایک سنی امام نے انہیں ٹیلی فون کیا کہ ریڈیو پر آپ کی مسیح کے کی آمد کے حوالے سے گفتگو سنی جس میں آپ نے مرزا غلام احمدؑ کو اس زمانے کے مسیح کے طور پر پیش کیا اور اس بات نے میرے دل میں بے چینی کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ میں اس وقت بیمار ہوں آپ میرے پاس آئیں ایسا نہ ہو کہ میں شکوک وشبہات کے ساتھ ہی وفات پا جاؤں۔ لوکل مشنری صاحب ان کے پاس گئے گفتگو ہوئی موصوف نے جماعت کا پیغام قبول کر لیا اور اظہار کیا کہ آج سے وہ اس پیغام کو اپنے مقتدیوں میں بھی پھیلائیں گے۔ اور مزید کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس مخالفت کی معافی چاہتا ہوں جو اس سے قبل حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بارے میں کرتا رہا۔

احمدیوں کا حسن سلوک

صدر جماعت زمبابوے لکھتے ہیں یہاں ایک دوست نے بیعت کی احمدیت قبول کرنے سے قبل وہ منشیات کا استعمال کرتے تھے۔ ان حالات میں بھی منشیات لینے کے باوجود ہمارے دو ممبران ان سے رابطہ میں تھے اور ان کو جماعت کے پروگرام میں مدعو کرتے تھے اور کبھی نماز جمعہ کے لیے لاتے تھے بیعت کرنے کے بعد اس نے کہا کہ مجھے جس چیز نے احمدی بنایا ہے وہ احمدیوں کا حسن سلوک ہے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی

سینٹرل افریقہ سے ایک نو مبائع ہیں، کہتے ہیں میں اپنے دوست کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جا رہا تھا کہ ایک مسجد کے پاس سے گزر ہوا تو میں نے اپنے دوست سے کہا کہ یہی قریبی مسجد ہے ہم گزر رہے ہیں یہاں جمعہ ادا کر لیتے ہیں میرا دوست کہنے لگا کہ نہیں یہ احمدیوں کی مسجد ہے ان کا اسلام اور ہے جبکہ ہمارا اور۔ لیکن میرے دل میں اس ان کی بات کھٹکی اور تجسس پیدا ہو گیا یہ کیسے ممکن ہے کہ مختلف اسلام چنانچہ اگلا جمعہ کہتے ہیں میں نے احمدیوں کی مسجد میں ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ مسجد داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی اذان ہے وہی نماز ہے اور مزید یہ ہے کہ یہاں خطبہ بھی سہل انداز میں تھا لہٰذا میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا اور اللہ کے فضل سے بڑے باقاعدہ نمازی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس پڑھتا ہوں۔

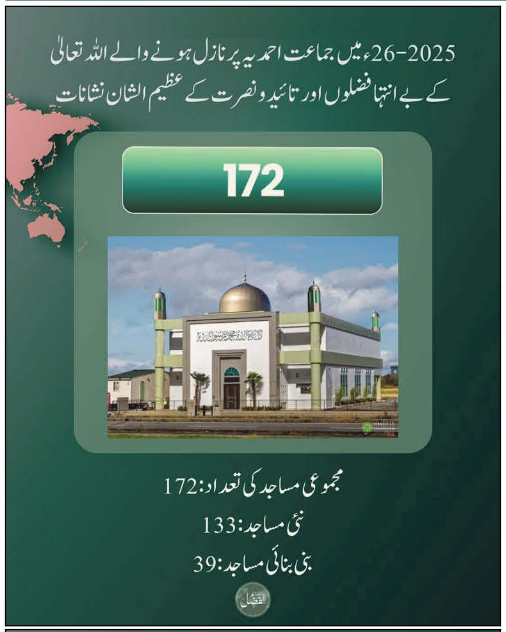
آپؑ فرماتے ہیں: باز آجاؤ اور اس قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنے مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے ہو اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے ہو اور ہم بڑھتے جاتے ہیں اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلے میں تمہارا انجام ایسا ہونا چاہیے

آپؑ فرماتے ہیں: اے نادان قوم یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے تم خدا سے مت لڑو تم اس کو نابود نہیں کر سکتے اس کا ہمیشہ بول بالا ہے اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلے کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لیے پیدا ہوا اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہوگئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔

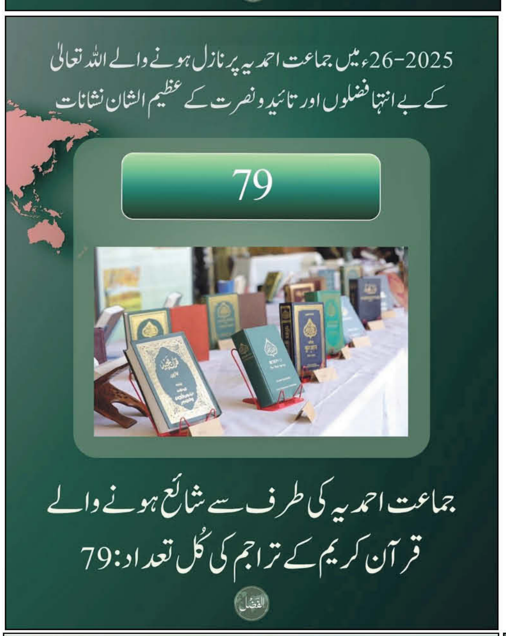
خدا کرے کہ دنیا اور خاص طور پر مسلمان دنیا اس پیغام کو سمجھے اور اس ہاتھ پر اکٹھا ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مسلمانوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے کے لیے بھیجا ہے جو اللہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں لانے کے لیے بھیجا ہے حقیقی غلامی میں لانے کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

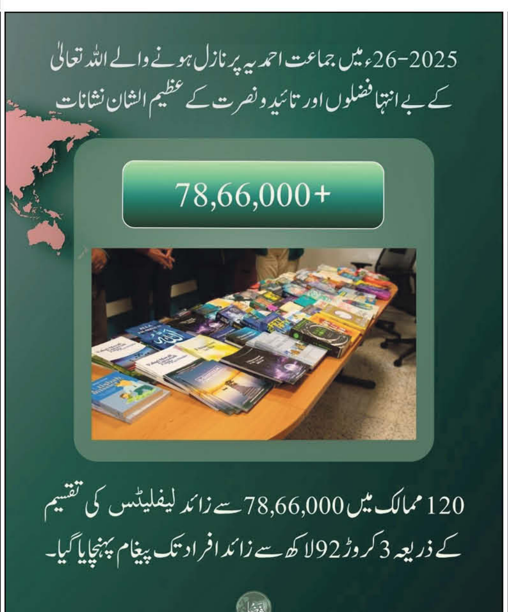
☆...☆...☆















بقیہ: خلاصہ خطاب مستورات برموقع جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء.....ازصفحہ نمبر ۱

کی آیات ۳۶ و ۳۷؍ کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور مکرمہ قرآۃ العین ورک صاحبہ کو ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد مکرمہ رمشا حسن صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام میں سے منتخب اشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوا:

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

بعد ازاں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے نام پڑھے گئے۔

تعلیمی اعزازات کا اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت موجودگی میں ڈاکٹر رابعہ احمد صاحبہ سیکرٹری امور طالبات لجنہ اماء اللہ یوکے نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کی درج ذیل فہرست پیش کی:

جی سی ایس ای (GCSE)

میرال احمد، پارسا ماہم، ہبۃ العلیم، دعا حامد، سبیکہ ججا، ایمن رضیہ سعید، افسا احمد، ماہم خان، عروسہ نعمان محمد، ہانیہ ناصر، ساریہ یاسر، ملائکہ لطیف، ثمین احمد، قانتہ مجید، جاذبہ طاہر، باسمہ احمد، دریشا احمد، سطوت حیات، عمارہ ظفر، ملاحت منصور، جیسمین احمد، علینہ سلطان، علیزہ اعجاز، حمدہ خان، عطیۃ السبوح فاروقی، امۃ الملک ماہا وحید، عائشہ بھٹی، دعا قاسم، رویا خان، عدیلہ زاہد، امل افضل، عائشہ بھٹی اور ہبۃ النور۔

اے لیول

ہانیہ بٹ، نبیہا سعید، عروش مبشر، آئلہ احمد، نورم راشد، علیشہ والٹن، کاشفہ زاہد، لبیبہ نعیم، صبا قیصر، صفا احمد، ایمن مدثر ملک ستکوہی، لبیبہ رحمٰن، فاطمہ نعمان، صوفیہ چودھری، سمارا ماہین، ثمرہ نصر اللہ، صبا راجپوت، عائزہ سیٹھی، بورشہ رحمٰن، کبیٰ مبشر، عیشا احمد، نیّرہ بلال، زینہ بٹر، لائبہ بٹر، لبیبہ سیّد جواد اور عیشا مرزا۔

گریجوایٹس ر پوسٹ گریجوایٹس

ریجا احمد، تسنیمہ رحیم، رضوانہ لون، مدیحہ محمود، بیشا میر، عائشہ قمر، شبرہ خان، نبیلہ ناصر، صوفیہ عروج، نفیسہ امینی، ماہم منور، مبینہ شاہد، انیقہ بشریٰ چغتائی، ہالہ ہادی، دانیہ احمد، ڈاکٹر رباب وسیم، ڈاکٹر ثنا رحمٰن، نمود سحر کاہلوں، یسریٰ فاتح ڈاہری، وردہ برہان، عالیہ قریشی، نیہا یٰسین، نویدِ اسلام حیات، عائشہ طاہر، امۃ الاعلیٰ نور ملک ستکوہی، غزالہ منصور، سائرہ ندرت، لبینہ صوفیہ حنیف، زوہا سہیل، ماہا نور پیر، ڈاکٹر شائستہ طلعت گنائی، ڈاکٹر فریدہ بٹ اور ڈاکٹر انعم سیف اللہ۔

بیرون ملک تعلیم

ملیحہ احمد خان، ایمن ماجد، ماہم ارشد، تحریم خالد، درِّ مکنون راضیہ، مصباح محوش چودھری اور ہبۃ الودود بٹ۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر رونق افروز ہوئے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عطا فرما کر حضور انور نے خطاب کا آغاز فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضور انور

تشہد، تعوذ اور سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس جلسہ میں شامل ہوئی ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدی عورتیں دین سے رغبت رکھنے والی اور چاہتی ہیں کہ دینی علم کو بڑھائیں اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں، اس کی رضا حاصل کریں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہے اسے پورا کرنے والی بنیں۔

کل کی تقریر میں مَیں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کے انقاد کا مقصد زہد و تقویٰ پیدا کرنا اور اخلاقی حالتوں کو اعلیٰ معیار تک پہنچانا بتایا ہے۔ ہمیں ان دنوں میں بلکہ مستقل اور مسلسل کوشش کرنی ہے اور اس بات پر نظر رکھنی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپؑ کو اللہ نے تجدید دین کے لیے بھیجا ہے۔ پس یہ مقصد تبھی پورا ہوسکتا ہے جب ہم آپؑ کی بیعت میں آ کر اپنی دینی حالت سنوارنے کے لیے آپؑ کی نصائح پر عمل کرنے والے بنیں گے۔

آپؑ نے فرمایا: تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَىٰ بِهِمْ جَلِيسُهُمْ کہ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس ہونا بد بخت نہیں ہوتا۔ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہوتا اور ان کے اخلاق اعلیٰ اخلاق ہوتے ہیں۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے ہمیں سمجھنا چاہیے اس کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ

ہمارا بنیادی مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ یہ تبھی ہوسکتا ہے جب ہمارا فعل اور ہماری ہر بات اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہو اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: میری باتوں کو پورے غور سے اور توجہ سے سنو کیونکہ مامور من اللہ کی باتوں کو غور سے سننا چاہیے اور جب تم انہیں غور سے سنو گے تبھی اس مقصد کو حاصل کر سکو گے جو بیعت میں آنے اور مامور کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کرنے کا مقصد ہے۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ تم نے ہر بات کو غور سے سننا ہے اور اس کو فکر سے سننا ہے کیونکہ یہ ایمان کا معاملہ ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: جب لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سمجھتے تو پھر یاد رکھیں کہ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا اور موثر کیوں نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔

آج کل بعض لوگ جماعت پر اعتراض کرنا بھی شروع ہو جاتا ہے۔

آپ لوگوں نے اپنے علم کو بڑھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی باتوں کو غور سے سننا ہے تبھی ہم اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں۔ اگر ہم صرف بیعت کر کے بیٹھ جائیں اور اپنا دینی علم نہ بڑھائیں تو ہم کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

آپؑ نے فرمایا:

خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو کشف حقائق کے لیے قائم کیا

یعنی حقائق کو واضح کرنے کے لیے، ظاہر کرنے کے لیے اور حقیقتوں کو کھولنے کے لیے قائم کیا ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو صرف باتیں نہ ہو۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے بہت سی باتیں کرتے ہیں اور عورتوں کو بھی اس سے واسطہ پڑتا ہے۔

اگر قرآن کریم کو غور سے پڑھتے ہیں تو سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔

اس کے علاوہ آج کل تو ہماری تفاسیر بھی ہیں۔ ان سے بھی بہت سارے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر بھی احسان کیا جو ان کے حالات بیان کیے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو ایک ایسا علمی رنگ دیا ہے جو ہر دلیل سے پُر ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم ایسی وسیع تعلیم ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی ٹھہر نہیں سکتا لیکن شرط یہ ہے کہ صرف قرآن کریم کی تلاوت نہ کی جائے بلکہ اس کا ترجمہ بھی پڑھا جائے اور اس کی تفسیر پڑھنے کی طرف بھی توجہ کی جائے۔

آپؑ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم تو ایک زندہ اور روشن کتاب ہے۔ اس لیے ہمیں کسی مخالف کی مخالفت کی پرواہ نہیں ہے ہمیں بغیر کسی خوف اور ہچکچاہٹ کے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ہماری تعلیم سب سے اعلیٰ تعلیم ہے۔

آج کل مغربی معاشرے میں رہ کر جوانی میں قدم رکھنے والی بہت سی بچیاں سوال کرتی ہیں کہ قرآن کریم پر یہ اعتراض کیے جاتے ہیں۔

اگر خود بھی قرآن پڑھنے کی طرف توجہ ہو تو ان کو خود بھی جواب دے سکتی ہیں۔

اس کے بغیر عملی زندگی میں کوئی روشنی پیدا نہیں ہوسکتی۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو۔ قرآن کریم نے جو ہمیں تعلیم دی ہے اس کو اپنے عمل میں ڈھالیں اور اس کو سچا ثابت کریں۔

صرف قصے سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ تعلیم سمجھ کر پڑھو اور اس پر غور کرو۔

عورتوں کو بھی اس زمانے میں تبلیغ کے لیے اسی طرح کوشش کرنی چاہیے جیسی مردوں کو کرنی چاہیے۔ یہی آجکل کا جہاد ہے۔

گذشتہ زمانے میں ہم حضرت عائشہؓ کی مثال دیتے ہیں۔ لوگ ان سے علم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔ بہت ساری قرآنی آیات کی تفسیر، ان کی وضاحت اور بہت ساری احادیث کی تفصیل صحابہؓ نے ان سے سیکھی ہے۔ پس

عورتوں کو چاہیے کہ اپنے علم میں اضافہ کریں اور صرف یہ نہ دیکھیں کہ ہر جواب مردوں کی طرف سے ملے گا بلکہ خود ان کو علم و عرفان میں اتنی ترقی کرنی چاہیے کہ وہ روحانی باتوں میں مردوں سے آگے نکلنے والی ہوں نہ یہ کہ صرف برابر ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہی، جملہ یہی کلمہ یہودیوں اور عیسائیوں کو دیا جاتا تو وہ دین سے نہ بگڑتے۔ اگر تم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر یاد رکھو کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر غور کرو اور اسے

سمجھو۔ آپ فرماتے ہیں کہ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے صرف اس بات پر مغرور نہ ہو جاؤ کہ ہمیں کو انکار کرنے والوں کی نسبت سعادت مل گئی۔

سچ بات یہ ہے کہ تم اس چشمے کے قریب پہنچے ہو جو پانی کا چشمہ ہے۔

لیکن پانی پینا باقی ہے۔ پس پانی پینے کے لیے بھی خدا کا فضل اور کرم چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ملے تبھی یہ ہوتا ہے۔ پس

تم اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سیراب ہو کر پانی پینے کی توفیق دے، پانی پی کر سیر ہو جاؤ، اپنے علم کو بڑھاؤ، اپنی روحانیت کو بڑھاؤ۔

آج کل سوشل میڈیا ہے، بہت سارا پرنٹ میڈیا ہے۔ دین سے ہٹانے کے لیے اور شیطان کی طرف لے جانے کے لیے دوسری بے شمار ایسی چیزیں نکل آئی ہیں کہ جن کا پہلے تصور نہیں تھا۔ ایسے حالات میں ہمیں چاہیے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو تربیت کے لیے بھیجا ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ان کی باتیں سنیں اور پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

تمہارا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ تم نے توحید کو قائم کرنا ہے

اور اس کو قائم کرنے کے لیے تمہاری پوری کوشش ہونی چاہیے کہ تمہارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو اور اس کا اقرار صرف زبانی اقرار نہ ہو بلکہ اس کے لیے عملی تصدیق لازمی ہے۔ اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے در پر گرے رہو۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرو۔ عبادتوں کے معیار اونچے کرنے سے مراد ہے کہ ہر جو دنیاوی رشتہ ہے اس سے بڑھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی محبت عزیز ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا سب سے مقدم ہو جائے۔ جیسا کہ فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تم یہ حالت پیدا کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری راہنمائی بھی کرے گا اور مشکلات سے نجات بھی دے گا۔ تمہاری دعاؤں کو بھی سنے گا، تمہارے گھریلو مسائل بھی حل کرے گا اور تمہارے بچوں کی تربیت کی طرف سے جو تمہیں پریشانیاں ہیں ان کو بھی دور کر دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عملی قدم اٹھانا پڑے گا اور اگر کوئی غلطیاں ماضی میں ہوئی ہیں تو ان سے سچی توبہ کرنی پڑے گی اور سچائی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرنا پڑے گا اور جب یہ ہو گا تب ہی تم حقِ بیعت ادا کرنے والے ہو گے، تبھی تم نے جو عہد بیعت باندھا تھا اس کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے انعام کے مستحق ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات اسی وقت ہوں گے جب تمہاری طرف سے مکمل طور پر اس کے حکموں کی پیروی بھی ہو گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ

انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ متقی ہو کیونکہ متقی ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز اور مکرم ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ

ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے، اس میں مرد بھی شامل ہیں اور اس میں عورتیں بھی شامل ہیں یہ نہیں لکھا کہ یہ نصیحت صرف مردوں کے لیے ہے کہ وہ اس امر کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر اس سلسلے میں داخل ہوئے ہو تو ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔

اگر اس کے بعد ہماری عملی زندگی میں کوئی تبدیلیاں پیدا نہیں ہوئیں ہماری روحانی حالت علمی حالت اور اخلاقی حالت میں بہتری پیدا نہیں ہوئی اگر ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر رہے اور لوگوں سے ہمارا احسن سلوک اچھا نہیں ہے، ہمارے اخلاق ایسے نہیں ہیں کہ لوگ ہم سے خوش ہوں بلکہ خوش ہونے کے بجائے یہ ہو کہ لوگ ہم سے نالاں ہوں اور ہم سے خوف زدہ ہوں تو پھر ایسی بیعت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

دنیاوی علم کا حاصل کرنا ایک ضروری چیز ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔

لیکن ایسا علم جو تمہیں خدا تعالیٰ سے دور کرنے والا ہو اس کو ہم نے حاصل نہیں کرنا، اس کے پیچھے نہیں چلنا، ایسے اعمال جو خدا تعالیٰ سے دور کرنے والے ہوں ان کے پیچھے ہم نے نہیں چلنا، ایسی سوسائٹی جو ہمیں خدا تعالیٰ سے دور نہیں جانے والی ہو اس میں ہم نے نہیں بیٹھنا۔ پس یہ ہماری سوچ ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حقیقی بندوں کو ایسے وقتوں میں جب تکلیفیں ہوتی ہیں، بچا لیتا ہے اور دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آپؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ دشمن کے آگ میں ڈالنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ سے نکال لیا۔ حضرت نوحؑ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی کے ذریعہ طوفان سے بچا لیا۔

اللہ تعالیٰ نے مثالیں اس لیے دی ہیں تا کہ تمہیں سمجھ آئے کہ یہ صرف پرانے قصے نہیں بلکہ آج بھی خدا تعالیٰ زندہ ہے، آج بھی وہ اپنے نمونے دکھا سکتا ہے۔

منظوم کلام حضرت مصلح موعودؓ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن اجلاسِ مستورات سے خطاب)

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفیٰؐ کی رفاقت خدا کرے

مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

گہوارۂ علوم تمہارے بنیں قلوب
پھٹکے نہ پاس تک بھی جہالت خدا کرے

بدیوں سے پہلو اپنا بچاتے رہو مدام
تقویٰ کی راہیں طے ہوں بعُجلت خدا کرے

پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سَطوَت خدا کرے

آج بھی اگر تم اس کے ساتھ صحیح تعلق رکھو اور اس کا حق ادا کرنے والے ہو، اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہو اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اب بھی اپنی قدرت کے نظارے دکھائے گا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو پاک صاف رکھو تو تبھی تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنو گے، تبھی تم مصیبتوں سے نجات پانے والے بنو گے۔ یہ نہیں ہے کہ جب مصیبت کا وقت آجائے تو پھر تم دعا کرو۔ بہت سارے لوگ مجھے بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے دعائیں کی۔ لیکن قبول نہیں ہوئیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ

مصیبت کے وقت جو دعائیں کرو گے، اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے انہیں سن لے یا نا سنے۔ لیکن مصیبت آنے سے پہلے دعائیں کرو اور اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق پیدا کرو، تبھی تم کامیاب ہو گے۔ تمہاری دعائیں جو تم نے عام اور اچھے حالات میں کی ہوں گی وہ تمہیں مصیبت سے بچانے والی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں گذشتہ کئی سال سے بیان کرتا رہا ہوں کہ عورتوں کے اسلام میں کیا کیا حقوق ہیں۔ یہ حقوق تو آپ کے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دیے لیکن کچھ فرائض بھی ہیں جن کو آج بیان کر رہا ہوں۔ یہ فرائض آپ کریں گے تبھی آپ کے حق قائم ہوں گے۔ پس اس طرف بھی توجہ دیں۔

پھر آپؑ نے دعاؤں کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

دعائیں کرو، اپنے سجدوں میں دعائیں کرو۔ اپنے رکوع میں دعائیں کرو۔ عام حالات میں بھی اور مشکل حالات میں بھی دعا کرو

اور ہمیشہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے اور ہمیں پتہ نہیں کہ کب کون سی مصیبت آنے والی ہے، اس لیے اے اللہ! ہمیں ہر مشکل سے بچا کر رکھ اور ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھ۔ جب یہ ہوگا تو پھر تم دیکھو گے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سارے کام سنوارتا چلا جائے گا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کام کر رہے ہو

اسی طرح

اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے اخلاق کو بھی درست کرو۔ زبان کو قابو میں رکھو۔ ہر شخص سے نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ اور سخت زبانی کرنے والے سے بھی نرمی کا سلوک رکھو۔ لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرو۔ تکبر سے پرہیز کرو۔

یہ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ ان کے بدلے میں تمہیں بھی اپنے قرب سے نوازے گا۔ آج کل کے معاشرے میں تمہارے گھروں میں بھی، بہوں اور ساسوں میں بھی اور دوسرے رشتوں میں بھی یہی باتیں ہوتی ہیں کہ ایک دوسرے سے ذرا سا شکوہ پیدا ہو جائے تو پھر سخت الفاظ کہے جاتے ہیں یا کسی طرح تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر ایسی حالت ہے تو یہ ایک مومن کا شیوہ نہیں ہے، اس سے تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس سے تم بیعت کر حق ادا نہیں کر سکتی۔ آپؑ نے فرمایا کہ جو لوگ کمزور ہیں، جو لوگ اعمال میں سست ہیں، جن میں اخلاقی کمزوریاں ہیں یا عملی کمزوریاں ہیں، ان سے بھی تمہارا احسنِ سلوک ہونا چاہیے، ان کی تربیت کی طرف تمہاری توجہ ہونی چاہیے۔ اور جب تم ایسا کرو گے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنو گے۔

فرمایا کہ ہماری جماعت اگر عملی نمونہ نہیں دکھاتی تو اپنے عمل سے میری عدم ضرورت ثابت کرتے ہو۔ پھر بیعت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ

اگر ایک حقیقی احمدی بننا ہے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا بنانا ہے تو پھر اپنی عبادتوں کے معیار اچھے کرنے پڑیں گے۔ اپنے اخلاق کے معیار بھی اچھے کرنے پڑیں گے اور اپنی عملی حالتوں کو بھی درست کرنا پڑے گا۔

فرمایا: ہماری زندگی عام دنیا دار کی زندگی نہیں ہونی چاہیے۔ نرا زبان سے یہ کہہ دینا کہ میں بیعت میں داخل ہو گیا ہوں اور عمل نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حقیقی مسلمان تو وہی ہے جس کا قول اور فعل سب برابر ہوں۔

یعنی ہم صرف یہ دیکھ کر متاثر نہ ہو جائیں کہ دنیا دار ایسا کرتے ہیں بلکہ ہمارے مقاصد بہت اونچے ہیں۔ ہم نے دنیا داروں کی اصلاح کرنی ہے، ان کی تربیت کرنی ہے، ان کو صحیح راستے پر چلانا ہے۔ آج کل دنیا میں مذہب سے دوری پیدا ہو رہی ہے۔ ہم نے اپنی دعاؤں اور عمل سے دنیا کو بتانا ہے کہ حقیقت کیا ہے یہی کہ خدا کی طرف آؤ اسی میں تمہاری بقا ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ

تم جو میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض اور مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے



امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے افتتاحی اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے

حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔

قرآن شریف کے صحیح منشا کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا ہے وہ عمل کے بِدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔ چاہے وہ عورت ہے یا مرد ہے بچہ ہے یا جوان ہے یا بوڑھا ہے، ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی ہوگی کہ ہم اپنے عمل سے دین کی حقیقی تعلیم پر عمل کریں۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنی ہے اور اپنے اخلاق کو بلند کرنا ہے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم حقیقت میں جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ پس

آج آپ لوگوں نے عہد کرنا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی ہے۔ اپنے آپ کو عہد بیعت کو پورا کرنے کا فہم و ادراک رکھنے والا بنانا ہے۔

جوں جوں ہم زمانۂ نبوت سے دور جا رہے ہیں کمزوریاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں اور ان کمزوریوں کو دور کرنے اور خود بھی

اللہ تعالیٰ کے قریب رہنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں اور اپنے علمی معیار بھی بڑھائیں

تا کہ اپنے بچوں اور نسلوں کے سوالوں کے جواب بھی دے سکیں اور تبلیغ کے میدان میں بھی اپنا کردار ادا کر سکیں۔

عورتوں کے حقوق کو اسلام کے علاوہ کسی اَور مذہب اور حکومت نے اتنا تفصیل سے بیان نہیں کیا۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے تو ہمیں یہ کھول کر بیان کر دیا ہے کہ عورت پر کیا حقوق ہیں اور آپؑ نے کھول کر بیان کر دیا ہے کہ عورت کو اسلام نے کیا مقام دیا ہے۔ پس

احمدی عورت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اسلام کو ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والی ہے اور حقیقی اسلام کی خادمہ ہے۔ اس لیے اسے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بڑھانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

تبلیغ کے میدان میں بھی آپ نے آگے بڑھنا ہے اور اپنی نسلوں کو بھی آگے بڑھانا ہے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اس دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لیے ہم صحیح کردار ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے خطاب کے بعد لجنہ اور ناصرات نے گروپس کی صورت میں مختلف زبانوں، عربی، اردو، بنگلہ، پنجابی، اور گھانین زبان شامل ہیں، میں ترانے پیش کیے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت جلسہ گاہ میں مستورات کی کُل تعداد ۱۹ ہزار ۶۹۵؍ ہے۔

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے دوسرے دن کی مختصر روداد

(از جلسہ گاہ حدیقۃالمہدی ۲۵؍جولائی ۲۰۲۶ء) جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز صبح سوا تین بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب نے پڑھائی۔ چار بج کر ۲۰؍منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں نمازِ فجر پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی ابتدائی آٹھ آیات اور دوسری رکعت میں سورۃ البقرہ کی آیات نو تا سترہ کی تلاوت فرمائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم محمود احمد طلحہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں'' کے موضوع پر درس دیا۔

صبح آٹھ بجے ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ناشتے میں مہمانانِ کرام اور ڈیوٹی کنندگان کو چنے، روٹی، سیریل، مکھن، جام اور ڈبل روٹی پیش کی گئی۔

کل کے ٹھنڈے موسم کے مقابل پر آج سورج اپنی آب وتاب کے چمکتا رہا۔ تاہم ہلکی ہوا نے موسم کو قدرے بہتر رکھا۔ تیز دھوپ کے باوجود احبابِ جماعت روحانی مائدہ کے حصول کے لیے جوق در جوق حدیقۃ المہدی تشریف لاتے رہے۔ آج بھی اندرون وبیرون ملک سے کثیر تعداد میں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرمعارف خطابات، مقررین کی مدلل تقاریر اور فلک شگاف نعروں نے روحانی گرمائش کے سامان فراہم کیے۔

دوسرے روز کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم ومحترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر نے سرانجام دیے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، مکرم حافظ مرفود احمد صاحب نے سورۃ النساء آیات ۵۸ تا ۶۰؍ کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم خالد چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے منتخب اشعار پیش کیے۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مروان گل صاحب صدر و مبلغ انچارج ارجنٹائن نے ''عالمی امن کا قیام انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی سلسلہ ایڈیشنل وکالت تصنیف یوکے نے ''خدا کی تلاش میں عاجزی کی اہمیت'' کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ ان تقاریر کے بعد مکرم عصام بھٹی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اجلاس کی آخری تقریر مکرم عطاء المومن زاہد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ''امام الزمان اور محبت الٰہی'' کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم طاہر خالد صاحب مربی سلسلہ نے اردو نظم پیش کی۔ جس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح مستورات کا خصوصی اجلاس بھی منعقد ہوا جس کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرمہ ڈاکٹر قرۃالعین عینی صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ یوکے نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ منصورہ امینی صاحبہ نے سورت آل عمران کی آیات ۱۹۱ تا ۱۹۵؍ کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیش کیا۔ مکرمہ رضوانہ شمس صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔

مستورات کے اجلاس کی پہلی تقریر ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ معاونہ صدر واقفات نو لجنہ اماء اللہ یوکے کی انگریزی زبان میں تھی جس کا عنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ محبتِ الٰہی کا زندہ ثبوت'' تھا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد محترمہ سلونی رشید صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔

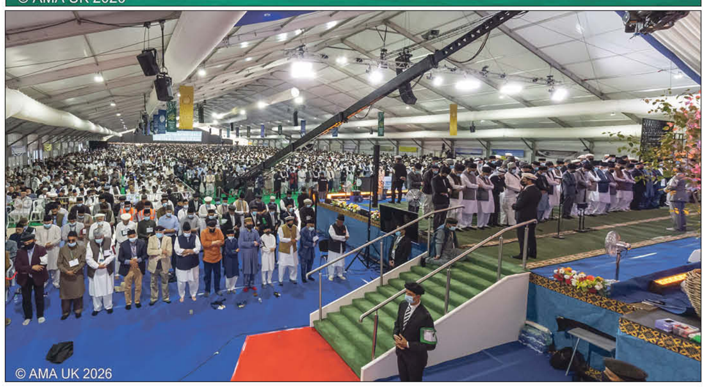
اس اجلاس کی آخری تقریر ''نورِ خلافت حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ'' کے موضوع پر مکرمہ فرزین قریشی صاحبہ سیکرٹری نومبائعات۔ ھیورنگ یوکے نے کی۔ اس تقریر کے ساتھ مستورات کے صبح کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اس اجلاس کی آڈیو دنیا بھر کے سامعین کے لیے یوٹیوب پر لائیو نشر کی گئی۔

دن بارہ بج کر سات منٹ پر حضور انور زنانہ پنڈال میں سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا۔ فضا مستورات کے پُرجوش اور والہانہ نعروں سے گونج اٹھی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے نام پڑھ کر سنائے گئے۔ جس کے بعد حضور انور نے خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی جس کے بعد لجنہ و ناصرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں مختلف زبانوں میں گروپس کی صورت میں ترانے پیش کیے۔

خطاب کے بعد حضورِ انور نے مردانہ مارکی میں تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے میں دال، اچار اور روٹی پلانٹ کی لذیذ روٹی سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اسی اثنا میں مہمان، بازار کے کھانوں اور لوازمات سے بھی محظوظ ہوتے رہے۔





جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس سے قبل معززین کے پیغامات پیش کیے گئے۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی صدارت میں یہ نشست ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس نشست میں جلسہ سالانہ اور جماعت کے حوالے سے معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کچھ مہمانوں نے ویڈیو کی صورت میں بھی اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا باقاعدہ آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بج کر پانچ منٹ پر مردانہ پنڈال میں رونق افروز ہوئے۔ پیارے آقا کے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوتے ہی شاملین نے والہانہ انداز میں اپنے پیارے امام کا استقبال کیا اور پنڈال نعروں کی آواز سے گونج اٹھا۔

اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم الحاج رشید خطاب صاحب نے سورۃ الصّف کی آیات ۷ تا ۱۲؍ کی تلاوت کی۔ ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ صاحب مدیر اعلیٰ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل نے پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مکرم مصور احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا جس میں گذشتہ سال کے دوران جماعت پر ہونے والے افضالِ خداوندی کا خلاصۃً ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ خطاب کے بعد حضور انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

آج بھی تمام دن نمائش مارکی اور بک سٹال پر احباب جماعت کا بھرپور رش رہا اور احباب اپنے دینی علم کو بڑھانے کے لیے نمائش دیکھنے آئے اور بک سٹال سے کتب خریدتے رہے۔ حضور انور کے دوسرے روز کے خطاب کے بعد نمائش مارکی لجنہ کے لیے مختص تھی جس میں خواتین نے بھرپور تعداد میں نمائش مارکی کا رخ کیا۔

شام کے کھانے میں روایتی آلو گوشت، چاول اور لنگر کی لذیذ روٹی مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب اور عشاء کی نمازیں مردانہ جلسہ گاہ میں جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور نے نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جبکہ نماز عشاء میں پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۶ اور دوسری رکعت میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۷ کی تلاوت فرمائی۔ نماز مغرب و عشاء سے قبل وفات پانے والے مرد و خواتین کے نام ذکر خیر کے لیے پڑھ کر سنائے گئے۔

اس طرح جلسہ سالانہ کا دوسرا دن اختتام کو پہنچا۔

کل جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن ہے اور عالمی بیعت کا بھی انعقاد ہو گا، ان شاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر نیا اور پرانا احمدی بیعت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو۔ آمین

(رپورٹ: حافظ طلحہ ملک۔ ٹیم الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆





جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے دوسرے اجلاس کی روداد

جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم ومحترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر نے سرانجام دیے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ مرفود احمد صاحب نے سورۃ النساء کی آیات ۵۸ تا ۶۰ کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیش کیا۔ مکرم خالد چغتائی صاحب نے حضرت حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام

اِسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اَے سونے والو جاگو! شمس الضحیٰ یہی ہے

سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔



عالمی امن کا قیام انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں

مکرم مروان سرور گل صاحب

(صدر و مشنری انچارج۔ جماعت احمدیہ ارجنٹائن)

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مروان سرور گل صاحب صدر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ ارجنٹائن نے ”عالمی امن کا قیام انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں“ کے موضوع پر اردو زبان میں کی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں کہا کہ خاکسار جو بھی نکات بیان کرے گا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف خطابات سے اخذ کیے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ حقیقی اور دیرپا عالمی امن صرف انصاف اور توحیدِ الٰہی کے قیام سے ہی ممکن ہے۔ موجودہ دنیا جنگوں، ظلم، خودغرضی اور طاقتور ممالک کی بالادستی کی وجہ سے تیسری جنگِ عظیم کے خطرے سے دوچار ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بنیادی وجہ عدمِ انصاف بتایا ہے۔

پہلی جنگِ عظیم کے بعد لیگ آف نیشنز اور دوسری جنگِ عظیم کے بعد اقوامِ متحدہ قائم کی گئیں، مگر دونوں اس لیے ناکام رہیں کہ ان کی بنیاد مساوات کی بجائے ناانصافی پر تھی، خصوصاً اقوامِ متحدہ میں ویٹو پاور نے چند ممالک کو دوسروں پر فوقیت دے دی۔ آج خود عالمی راہنما بھی تسلیم کر رہے ہیں کہ بین الاقوامی قوانین سب پر یکساں لاگو نہیں ہوتے۔ نئی تنظیمیں بنانے کی تجاویز تو دی جارہی ہیں مگر اصل مسئلہ یعنی انصاف کو نظرانداز کیا جارہا ہے۔

اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو عالمی امن کی ضمانت دیتا ہے۔ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے امن، عدل اور رحمت کا سرچشمہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ ”السلام“ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃً للعالمین ہیں اور خانہ کعبہ کو امن کا عالمی مرکز بنایا گیا تا کہ انسان امن کا سبق سیکھیں۔

خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی، کسی گورے کو کالے اور کسی قوم کو دوسری قوم پر کوئی فضیلت نہیں۔ سب انسان برابر ہیں اور سب کو یکساں حقوق ملنے چاہئیں۔ یہی بین الاقوامی امن کی بنیاد ہے۔

اسلام کے مطابق عدل اور امن لازم و ملزوم ہیں۔ قرآن حکم دیتا ہے کہ اگر اپنے، والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو انصاف کا ساتھ دو حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف کیا جائے اور دشمنی کبھی ناانصافی کا سبب نہ بنے۔

اسلام جنگ کے بھی اعلیٰ اخلاق سکھاتا ہے۔ صرف دفاع کی اجازت دیتا ہے، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور بے گناہوں کو نقصان پہنچانے سے منع کرتا ہے اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے۔

اسلام یہ بھی سکھاتا ہے کہ اگر دو فریق لڑ پڑیں تو پہلے صلح کرائی جائے، اور اگر ایک فریق ظلم کرے تو اسے روکا جائے، لیکن جب وہ صلح پر آمادہ ہو جائے تو انصاف کے ساتھ صلح کرا دی جائے۔ ایسی ذلت آمیز شرائط ہرگز نہ لگائی جائیں جو آئندہ جنگوں کا سبب بنیں۔ Treaty of Versailles کی ناانصاف شرائط کو دوسری جنگِ عظیم کی ایک بڑی وجہ قرار دیا گیا۔

اسلام انتقام کے بجائے عفو و درگزر کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کی عظیم مثال فتح مکہ ہے، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید ظلم کرنے والے دشمنوں کو بھی لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ کہہ کر معاف کر دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے دنیا میں اعلیٰ ترین اخلاقی نمونہ قرار دیا۔

آخر پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پیش کیا کہ آج دنیا ظلم کی انتہاؤں کو پہنچ چکی ہے، اس لیے جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا تک امن، انصاف اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچائے، اپنے عمل سے انصاف قائم کرے، دعاؤں پر زور دے اور انسانیت کو تباہی سے بچانے کی کوشش کرے۔ (خلاصہ تقریر تیار کردہ: آصف بلوچ۔ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆…☆…☆



خدا کی تلاش میں عاجزی کی اہمیت

مکرم ایاز محمود خان صاحب

(مربی سلسلہ۔ ایڈیشنل وکالت تصنیف)

اس اجلاس کی دوسری تقریر ”خدا کی تلاش میں عاجزی کی اہمیت“ کے موضوع پر تھی جو مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی سلسلہ ایڈیشنل وکالت تصنیف یوکے نے کی۔

آپ نے بتایا کہ عاجزی صرف ایک اخلاقی خوبی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے، عبادت کو قبول کروانے، انسانی تعلقات کو مضبوط بنانے اور معاشرے میں امن و محبت قائم کرنے کی بنیادی شرط ہے۔

مقرر نے تقریر کا آغاز قرآن کریم کی اس آیت سے کیا: وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا۔ یعنی عبادالرحمن کی پہلی صفت یہ ہے کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی کرتے ہیں تو وہ سلامتی اور خیر کی بات کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے محبوب بندوں کی پہچان نہ صرف ان کی عبادت بلکہ ان کی نرم مزاجی، تحمل اور عاجزی بھی ہے۔

فاضل مقرر نے بیج کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ایک معمولی سا بیج زمین میں دفن ہو کر اپنی اَنا کو مٹا دیتا ہے، پھر وہ ایک تناور درخت بنتا ہے اور دوسروں کے لیے سایہ اور پھل کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسی طرح انسان بھی اس وقت تک روحانی ترقی حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ اپنی اَنا اور تکبر کو دفن نہ کر دے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا:

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

اس کے بعد بتایا کہ عبادت کی اصل روح عاجزی ہے۔ نماز کی ہر حالت انسان کو انکساری سکھاتی ہے، لیکن سجدہ اس کا اعلیٰ ترین اظہار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص دن میں کئی مرتبہ اللہ کے حضور سجدہ کرتا ہے تو اسے دوسروں پر برتری جتانے یا انہیں حقیر سمجھنے کا کوئی حق نہیں۔ افسوس کہ لوگ حسب ونسب، دولت، علم، اولاد اور عہدے پر فخر کرتے ہیں، حالانکہ حقیقی عبادت انسان کے دل سے غرور ختم کر دیتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی عاجزی کا کامل نمونہ تھی۔ باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے سردار تھے، پھر بھی آپؐ نہایت کثرت سے عبادت، استغفار اور دعا کیا کرتے تھے اور ہر کامیابی کو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کوئی شخص اپنے اعمال کے بل پر داخل نہیں ہوگا بلکہ صرف اللہ کے فضل سے داخل ہوگا، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں بھی یہی فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنا انسان اللہ کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ عاجزی اختیار کرتا ہے۔

ازاں بعد مقرر نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی: ”خدا کو تیری عاجزانہ راہیں پسند آئیں“۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہونے والا سب سے قیمتی نذرانہ عاجزی ہے۔ انسان حقیقت میں کمزور اور محتاج ہے، اس لیے اسے ہمیشہ فروتنی اختیار کرنی چاہیے۔

پھر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی عاجزی کی بعض مثالیں پیش کیں۔ ایک مرتبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ آرام کر رہے تھے تو حضرت مسیح موعودؑ خود چارپائی کے نیچے زمین پر لیٹ گئے تا کہ شور مچانے والے بچوں کو خاموش رکھ سکیں اور ان کی نیند خراب نہ ہو۔ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی عظمت خدمت اور انکسار میں ہے، نہ کہ عزت وجاہ کے اظہار میں۔

اس کے بعد تقریر میں عاجزی کی بہترین مثال پر مبنی ایک واقعہ بیان کیا گیا۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف ہوگیا۔ امام حسینؓ نے سخت الفاظ کہے، مگر امام حسنؓ خاموش رہے۔ اگلے دن امام حسنؓ خود اپنے چھوٹے بھائی سے معافی مانگنے کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک صحابیؓ نے حیرت سے پوچھا کہ قصور تو امام حسینؓ کا تھا، پھر آپ کیوں معافی مانگنے جا رہے ہیں؟ امام حسنؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں ناراض ہوں تو جو شخص سب سے پہلے صلح کی پہل کرے گا، وہ دوسرے سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ میں اس عظیم اجر سے محروم رہ جاؤں۔

پھر مقرر نے تبلیغ میں عاجزی کے کردار کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ لوگوں کے دل دلائل سے زیادہ محبت، حسنِ سلوک اور عاجزی سے جیتے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مخالفین کے ساتھ بھی انتہائی فروتنی سے پیش آتے تھے۔ ایک موقع پر جب دور دراز سے آنے والے بعض غیر احمدی مہمانوں کی مناسب خدمت نہ ہوسکی تو آپؑ خود پیدل کئی میل چل کر ان کے پاس گئے، معذرت کی اور انہیں واپس لائے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اخلاق اور عاجزی تبلیغ کا سب سے مؤثر ذریعہ ہیں۔

اسی طرح مربی صاحب نے بتایا کہ گھریلو سکون کا راز بھی عاجزی میں پوشیدہ ہے۔ آج اکثر معمولی اختلافات طلاق کا سبب بن جاتے ہیں، لیکن اگر میاں بیوی ایک دوسرے کی کمزوریوں کو برداشت کریں اور اپنی اَنا کو قابو میں رکھیں تو گھریلو زندگی خوشگوار بن سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا نمونہ یہ تھا کہ بیماری اور تکلیف کے باوجود کبھی گھر والوں کو سختی سے کچھ نہ کہتے اور اگر کھانا تیار نہ ہوتا تو خاموشی اختیار فرماتے۔

انسانیت کی خدمت بھی عاجزی کا اہم پہلو ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ گھنٹوں بیمار عورتوں بچوں کو دوائیں دیتے اور اسے دینی خدمت قرار دیتے تھے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ شفقت، برداشت اور خیر خواہی اختیار کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قبول فرمائے۔ حقیقی انسان وہ ہے جو کمزور اور محتاج

لوگوں کے ساتھ بھی عزت اور محبت سے پیش آئے۔

غصے پر قابو پانے کے لیے بھی عاجزی ضروری ہے۔ حضرت علیؓ کا مشہور واقعہ بیان کیا کہ جب آپؓ نے جنگ میں دشمن کو زیر کیا تو اس نے آپؓ کے چہرے پر تھوک دیا تو آپؓ نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ اب اللہ کی رضا کی جگہ ذاتی غصہ شامل ہو گیا تھا۔ اس بے مثال ضبطِ نفس نے دشمن کے دل کو بدل دیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

پھر مربی صاحب نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ’’قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔‘‘ حضرت عمرؓ کا مشہور واقعہ ہے کہ رات کے وقت ایک ماں اور اس کے بچوں کو بھوکا دیکھ کر آپؓ نے خود بیت المال سے آٹا اٹھایا، کھانا پکایا اور بچوں کو کھلایا، حالانکہ وہ خلیفۂ وقت تھے۔ انھوں نے نہ اپنی پہچان ظاہر کی اور نہ تعریف کی خواہش رکھی۔

قبولیتِ دعا کے لیے بھی عاجزی لازمی ہے۔ ایک بزرگ تیس سال تک یہ سننے کے باوجود کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے رہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام دعائیں قبول فرمالیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا میں صبر، عاجزی اور مستقل مزاجی ضروری ہے۔ نہ یہ کہ شکوہ اور بے صبری کا اظہار کیا جائے۔

آخر میں مقرر نے بیعت اور خلافت کے ساتھ تعلق پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بیعت کا اصل مفہوم اپنی اَنا کو ختم کر کے کامل اطاعت اختیار کرنا ہے۔ جو لوگ عاجزی کے ساتھ خلافت سے وابستہ رہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی عاجزی، دعائیں اور جماعت کی راہنمائی کے لیے مسلسل کوششیں ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ اگر ہر احمدی اپنی اصلاح کرے، دوسروں کی بجائے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھے اور عاجزی اختیار کرے تو پوری جماعت روحانی ترقی حاصل کرسکتی ہے۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ نقل کیے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک بیج کی طرح زمین میں بویا ہے، جو اس کے فضل سے ایک عظیم درخت بنے گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس بیج کی طرح ہمیشہ عاجزی اختیار کی جائے، کیونکہ حقیقی کامیابی، اللہ تعالیٰ کا قرب اور دنیا و آخرت کی بھلائی اسی عاجزی اور فروتنی میں پوشیدہ ہے۔ (خلاصہ تقریر تیار کردہ: طیب احمد۔ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

اس تقریر کے بعد مکرم عصام بھٹی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہوجاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہوجاؤ

سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم عطاء المومن زاہد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یو کے) نے ’’امام الزمان اور محبت الٰہی‘‘ کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ محبت ایک حقیقی اور زندہ قوت ہے جو انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔ محبت کی حقیقت یہ ہے کہ دل کسی محبوب کو

امام الزمان اور محبت الٰہی

مکرم عطاالمومن زاہد صاحب

(استاذ جامعہ احمدیہ برطانیہ)



پسند کرے، اس کے شمائل، اخلاق اور عادات پر فریفتہ ہو کر اسی کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور اپنا وجود اس کی محبت میں گم کر دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے محبت کے لفظ کے استعمال کے متعلق ایک نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ عام بول چال میں یہ لفظ انسانوں کے تعلقات کے لیے بھی مجازاً استعمال ہو جاتا ہے، مگر اپنے حقیقی اور کامل مفہوم میں محبت صرف خدا تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہے، کیونکہ کامل محبت عبادت اور پرستش کو چاہتی ہے، اور عبادت کا حق سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت ہی میں اپنی محبت کا چراغ روشن فرمایا۔ قرآنِ مجید میں مذکور ہے کہ خدا تعالیٰ نے بنی آدم سے سوال کیا: اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ، کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: بَلٰی شَہِدۡنَا، ہاں کیوں نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی حقیقت کو اس شعر میں بیان فرمایا:

تو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اُس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

مقرر نے بتایا کہ چونکہ محبتِ الٰہی انسان کی فطرت کی گہری ترین صدا ہے، اس لیے خدا تعالیٰ کی ازلی سنت ہے کہ وہ ہر زمانے میں اس محبت کو زندہ کرنے اور اس کی آگ کو بھڑکانے کے لیے ایسے آسمانی وجود مبعوث فرماتا ہے جو امام الزمان کہلاتے ہیں۔ ان کی عبادتیں، قربانیاں، جینا اور مرنا خالصۃً خدا ہی کی خاطر ہوتا ہے۔ گویا ہر زمانے کا امام محض ایک معلم یا راہنما نہیں ہوتا بلکہ محبتِ الٰہی کا زندہ پیکر اور اپنے دور کے عاشقانِ خدا کا سرتاج ہوتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے کہا کہ انبیائے کرام کی پاکیزہ زندگیوں پر نظر ڈالیں تو ہر ایک میں محبتِ الٰہی ایک جداگانہ شان کے ساتھ جلوہ گر نظر آتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ربّ کے حکم پر وطن چھوڑا، بیوی اور شیر خوار بچے کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑا، اور اپنے لختِ جگر کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کی رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے عرض کیا: یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے گناہ کے مقابل پر قید کی سختی قبول کر لی مگر اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو توڑنا گوارا نہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام قربِ خداوندی کے شوق میں اپنی قوم سے آگے بڑھ کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: وَعَجِلۡتُ اِلَیۡکَ رَبِّ لِتَرۡضٰی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابتلا کے تلخ لمحہ میں بھی یہی عرض کیا کہ میری نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔

مگر جب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ محبتِ الٰہی کا اتم، اکمل اور سب سے روشن نمونہ کس پاک وجود میں ظاہر ہوا تو تمام نگاہیں اس آفتابِ نبوت کی طرف اٹھتی ہیں جس کا نامِ نامی سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ آنحضور ﷺ کی محبتِ الٰہی کا نور اعلانِ نبوت سے بہت پہلے ہی قلبِ اطہر میں روشن ہو چکا تھا۔ جب مکہ کی فضا شرک و بت پرستی سے آلودہ تھی، اُس وقت یہ پاک دل نوجوان خلوت و تنہائی میں اپنے ربّ کی طرف کھنچتا چلا جا رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے دل میں تنہائی کی محبت ڈال دی گئی اور آپ غارِ حرا میں خلوت اختیار فرمایا کرتے تھے۔ یہ تنہائی محض گوشہ نشینی نہ تھی بلکہ محبتِ الٰہی کی وہ باطنی کشش تھی جو آپؐ کو دنیا کے ہنگاموں سے الگ کر کے اپنے ربّ کے حضور لے جاتی تھی۔ اسی حقیقت کو قرآن کریم نے فرمایا: وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہاں ضال کے معنے گمراہ نہیں بلکہ عاشقِ وجہ اللہ کے ہیں، یعنی خدا نے تجھے اپنا عاشق پایا پس اپنی طرف کھینچ لایا۔

پھر مقرر نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد آپؐ کے عشقِ الٰہی کا عالم یہ تھا کہ یہ عشق آپؐ کی عبادات، مناجات اور شب بیداری میں مسلسل آبشار بن کر بہنے لگا۔ آپ ﷺ رات کو اتنا طویل قیام فرماتے کہ پاؤں مبارک سوج جاتے۔ رات کی تنہائیوں میں آپ ﷺ اپنے ربّ کے حضور جھک کر عرض کرتے: سُبۡحَانَکَ وَبِحَمۡدِکَ، لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنۡتَ۔ دنیا کی حقیقت آپؐ کے نزدیک یہ تھی کہ فرمایا: مَا أَنَا وَالدُّنۡیَا، مجھے دنیا سے کیا تعلق؟ اُحد کے میدان میں زخموں سے چور ہونے کے باوجود جب کفار نے بت کا نعرہ بلند کیا تو فوراً فرمایا: اَللّٰہُ أَعۡلٰی وَأَجَلُّ۔ اور جب دنیا سے رخصت ہونے کا لمحہ آیا تو آخری پکار بھی یہی تھی: اَللّٰھُمَّ الرَّفِیۡقَ الۡاَعۡلٰی۔

پس خدا تعالیٰ نے قیامت تک کے طالبینِ محبتِ الٰہی کے لیے یہ اعلان فرما دیا: قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی جو محبتِ الٰہی کا جام پینا چاہتا ہے اسے سب سے بڑے عاشقِ وجہ اللہ ﷺ کی اتباع اختیار کرنی ہو گی۔

اسی طرح مقرر نے بیان کیا کہ فیجِ اعوج کے تاریک دور میں جب عشقِ الٰہی کا چراغ دلوں میں مدھم پڑنے لگا تو خدائے رحمٰن نے احیائے دین کے لیے امامِ آخرالزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو کھڑا کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں محبتِ الٰہی کا آغاز نہایت کم عمری ہی سے ظاہر تھا۔ آپؑ دعا کے لیے فرمایا کرتے تھے: ’’دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے۔‘‘ لڑکپن ہی میں قرآنِ کریم سے ایک خاص عشق پیدا ہو گیا، کیونکہ یہ آپؑ کے محبوب خدا کا پاک صحیفہ تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں، کعبہ مرا یہی ہے

جوانی میں دنیوی رغبتوں کے باوجود آپؑ کی دنیا سے بے نیازی اور خدا تعالیٰ کی محبت میں استغراق کا یہ عالم تھا کہ آپؑ کے والد صاحب فرمایا کرتے تھے: ’’اس نے سارے تعلقات چھوڑ دیے ہیں۔‘‘ درحقیقت یہ وہی مقامِ عشق تھا جہاں انسان دنیا کی نگاہ میں مر جاتا ہے مگر خدا کے قرب میں حیاتِ حقیقی پا لیتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

؏ زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
؏ جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات

پھر مربی صاحب نے آپؑ کی راتوں کی عبادات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپؑ عشاء کے بعد کچھ آرام فرماتے، پھر نصف شب کے بعد بیدار ہو کر نوافل ادا کرتے، اور مٹی کا دیا جلا کر قرآنِ کریم کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے، یہاں تک کہ فجر کی اذان ہو جاتی۔ آپؑ کا دل ہر لمحہ اپنے پیارے خدا کی یاد میں تڑپتا، پگھلتا اور اسی کی طرف جھکا رہتا تھا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آپؑ کے روح و تن کے ذرہ ذرہ میں محبوب ذاتِ باری تعالیٰ کا عشق موجزن تھا، اور آپؑ کو تڑپ تڑپ کر ’’میرے پیارے اللہ! میرے پیارے اللہ!‘‘ پکارتے سنا۔

ازاں بعد مربی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں محبتِ الٰہی کے نمایاں عنصر کا ذکر کیا اور بتایا کہ آپؑ جب خدا تعالیٰ کی محبت یا خدا کی طرف دعوت کا ذکر فرماتے ہیں تو بیان میں ایسا حسن، درد اور آسمانی کشش جلوہ گر ہوتی ہے کہ دل محبوبِ حقیقی کی طرف کھنچتا چلا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں: ’’ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔‘‘

آپؑ کا عشقِ الٰہی اردو، فارسی اور عربی نظم میں بھی نہایت لطیف رنگ میں ظاہر ہوا۔ کہیں فرماتے ہیں: ’’مجھے اس یار سے پیوند جاں ہے‘‘، کہیں عرض کرتے ہیں: ’’قربان تُست جانِ من اے یارِ محسنم‘‘، اور کہیں محبوبِ حقیقی کو پکارتے ہیں: أَنۡتَ الۡمُرَادُ وَأَنۡتَ مَطۡلَبُ مُھۡجَتِی۔ یہ سب کلام ایک ایسے پاک وجود کے دل سے اٹھنے والی آواز ہے جسے خود خدا تعالیٰ نے معرفتِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کے نور سے بھر دیا تھا۔

تقریر کے آخر میں مقرر نے خلافت کی محبتِ الٰہی کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ آج خلافتِ احمدیہ، امام الزمان کی نیابت میں، ہمارے لیے محبتِ الٰہی، تعلق باللہ، عبادت اور خدمتِ دین کا زندہ نمونہ ہے۔ خلیفۂ وقت اپنے خطبات، خطابات اور ارشادات کے ذریعہ ہمیں مسلسل محبتِ الٰہی کے راستوں کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ پس ان تمام ارشادات اور زندہ نمونوں کا مقصود یہی ہے کہ ہم محبتِ الٰہی کے آداب سیکھیں اور اس راہ پر چلیں جس کا آخری مقصود وصالِ ذاتِ ذوالجلال ہے۔ (خلاصہ تقریر تیار کردہ: میر انجم پرویز۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ گاہ)

اس اجلاس کے آخر پر مکرم طاہر خالد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام

ذکرِ خدا پہ زور دے، ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن، دُنیا میں جگمگائے جا

سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔

☆...☆...☆

نمائش مارکی، بک سٹال و دیگر مشترکہ جگہوں کے بعض مناظر

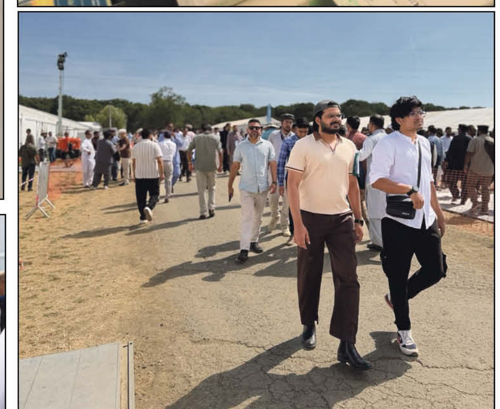












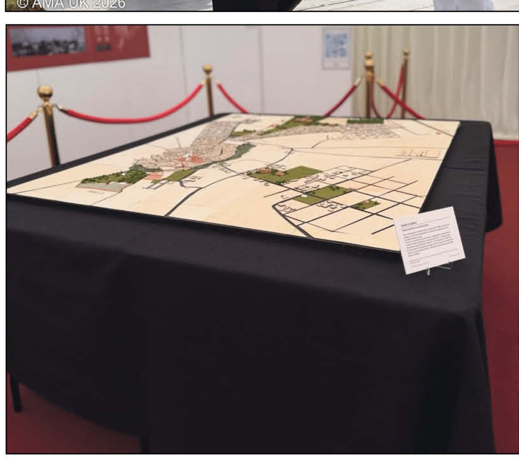




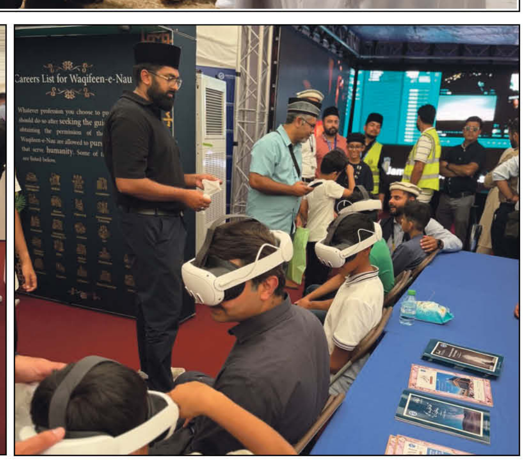


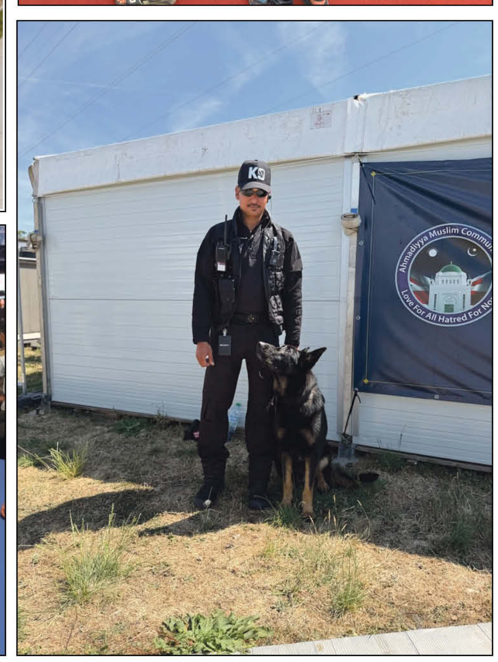












جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے پہلے روز عرب احباب کے پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری







ہر سال جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر جلسہ میں شامل ہونے والے عرب احباب کے لیے ایک پروگرام عربی زبان میں بھی منعقد کیا جاتا ہے۔حسبِ روایت امسال بھی یہ پروگرام جلسہ کے افتتاحی اجلاس کے بعد چھ بج کر ۳۵ منٹ پر عرب مارکی میں شروع ہوا۔ مارکی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک حصہ مردوں کے لیے مختص تھا اور پیچھے پردہ لگا کر ایک حصہ خواتین کے لیے مختص تھا۔ پروگرام میں چند غیر عرب مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

یہ پروگرام مکرم ابراہیم اخلف صاحب کی نگرانی میں منعقد ہوتا ہے۔ پروگرام کی صدرات مکرم عبد المومن طاہر صاحب نے کی۔آپ نے سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم کے لیے مکرم راشد خطاب صاحب آف کبابیر کو دعوت دی، جنھوں نے سورۃ آل عمران کی آیات ۱۰۳تا ۱۰۶؍ کی تلاوت کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد مکرم محمد طاہر ندیم صاحب عربی ڈیسک نے تقریر کی۔تقریر کا موضوع تھا کہ ’’تقویٰ۔ پوداجو دلوں میں لگانا چاہیے۔‘‘ آپ نے تقویٰ پر بعض آیات قرآنیہ پیش کیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں تقوی کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر نے ’’عرب احباب کے لیے نصائح‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں بتایا کہ عالم عرب نے اگر ترقی کی تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ انھوں نے اسلام کو قبول کیا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی لیکن جب انہوں نے تقویٰ اور اسلامی تعلیمات سے دوری اختیار کی تو پستی میں جاگرے۔ ان کے اعمال اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کی روح ان میں باقی نہیں رہی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں عرب احباب کو توجہ دلائی کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی سعادت پائی ہے،اب ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس تعلیم کا زندہ نمونہ بنیں اور اس کا ذریعہ یہی ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح کی ہر بات کو صدق دل سے قبول کرتے ہوئے اس پر عمل کریں چاہے ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے۔عرب احباب اپنی زبان اور قومیت کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے زیادہ قریب ہیں اس لیے حضور انور عرب احباب سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ خلیفۂ وقت کے سلطانِ نصیر بنیں۔ ہمارے پاس ایم ٹی اے عربیہ کا چینل ہے جس کے ذریعہ ہمیں خلیفہ وقت کی آواز اور ہدایات پہنچتی ہیں تا کہ ہم اس سے استفادہ کرتے ہوئے اس آواز پر فوراً لبیک کہیں۔حضور انور نے ہم عرب احمدیوں سے یہ توقع بھی فرمائی ہے کہ ہم احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے اس پیغام کو ساری دنیا تک پہنچانے کے لیے بھر پور کوشش کریں۔

مکرم ذیشان خالد صاحب مربی سلسلہ نے غیر عرب مہمانوں کے لیے ساتھ کے ساتھ تقاریر کا خلاصہ انگریزی زبان میں پیش کیا۔

آخر میں صدر مجلس مکرم عبد المومن طاہر صاحب نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات میں ایک نوجوان نے حضور سے پوچھا کہ ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں؟ تو حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ میرے خطبات نہیں سنتے۔ میں خطبات میں جو باتیں بیان کرتا ہوں وہ سب کے لیے ہوتی ہیں۔

ایک شخص نے بیعت کے بعد بچوں سے کہا کہ اگر تم علماء بنناچاہتے ہو تو حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات وخطابات سنو اور اگر آپ عالم باعمل بننا چاہتے ہو تو جو باتیں حضور اپنے خطبات میں ارشاد فرماتے ہیں ان پر عمل کرو۔ اس لیے خطباتِ امام کو توجہ سے سنیں اور ان پر عمل کریں۔

دوسری چیز جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی وہ یہ تھی کہ یہ جلسہ سالانہ وغیرہ کے جو پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں جن پر جماعت بہت خرچ کرتی ہے ،ان سے استفادہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ ایسی مجالس پر فرشتے رحمت کا سایہ کرتے ہیں اور ان کی بہت برکات ہیں۔

اس کے بعد صدر مجلس نے اجتماعی دعا کروائی اور تقریباً ۷بج کر ۴۰منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ حاضرین کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔

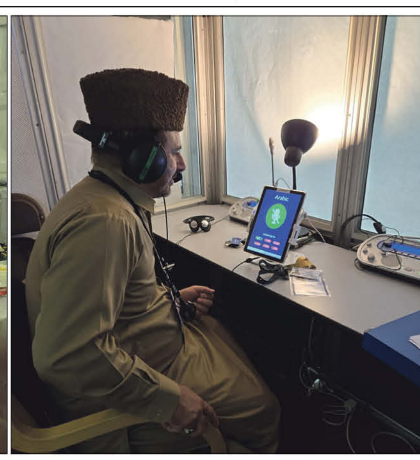
اس پروگرام کے چند منٹ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ عرب مارکی میں تشریف لائے اور احباب نے پُرجوش نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ ایک دوست نے نعرے لگاتے ہوئے یہ نعرہ بھی لگا دیا کہ حضرت مرزا مسرور احمد زندہ باد۔ اس پر حضور انور نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا اور پھر فرمایا کہ نام لے کر نعرہ نہیں لگانا۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں تو بعض غیر عرب میں بھی ہیں۔ ابراہیم اخلف صاحب نے عرض کیا جی حضور۔ اور درخواست کی کہ عرب احباب کے لیے کوئی نصیحت فرمائیں۔حضور نے فرمایا: میں نے آج خطاب میں نصائح فرمادی ہیں۔کل بھی کروں گا اور پرسوں بھی۔ یہی کافی ہے۔بعض احباب کے ٹیبل پر کھانا پڑا تھا۔حضور نے فرمایا کہ اس کھانے کی طرح جو روحانی مائدہ میں نے پیش کیا ہے اگر اسی کو ہضم کرلیں تو بہت ہے۔

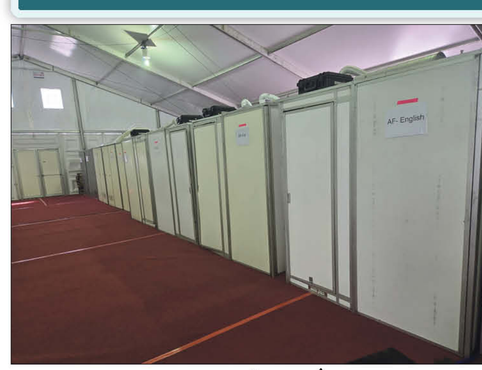
اس کے بعد حضور انور عرب مارکی سے تشریف لے گئے۔حضور کی تشریف آوری سے اِس پروگرام کو چار چاند لگ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(رپورٹ: میر انجم پرویز۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ گاہ)

نظامت ترجمہ جلسہ گاہ







نظامت ترجمہ دوشعبوں پر مشتمل ہے۔ایک ٹیکنیکل شعبہ، جو اب ایم ٹی اے (MTA) کے تحت کام کرتا ہے اور اس کے ناظم لئیق احمد طاہر صاحب ہیں جبکہ دوسرا مترجمین کی خدمت کا شعبہ، جو جلسہ گاہ کے تحت کام کرتا ہے اور اس کے ناظم مکرم محمد احسن احمدی صاحب ہیں۔

اس سال جلسہ کی کارروائی کا درج ذیل زبانوں میں بیک وقت ترجمے کا انتظام کیا گیا ہے:

انگریزی، اردو، فرانسیسی، جرمن، روسی، ٹرکش، سویڈش، البانوی، جاپانی، ہسپانوی، انڈونیشین، عربی، بنگلہ، پرتگالی، سواحلی، ازبک، بلغاری، بوسنیائی۔

اس کے علاوہ افریقی ممالک کے لیے درج ذیل زبانوں میں بھی ترجمے کا انتظام کیا گیا ہے: افریقن انگلش، افریقن فرنچ۔

ترجمہ کے لیے کُل ۲۲؍ کیبن قائم کیے گئے جن کے لیے تمام تکنیکی آلات ایم ٹی اے کی ٹیم نے فراہم کیے ہیں۔ یہ کیبن Semi-Soundproof ہیں اور ان میں ایئر کنڈیشنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔

ترجمہ کا کام جمعرات کے روز معائنہ انتظامات جلسہ کی براہِ راست نشریات سے ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ جمعۃ المبارک سے شروع ہونے والے جلسہ کے تمام اجلاسوں کا براہِ راست ترجمہ کرتے ہیں۔ ہفتہ اور اتوار کے صبح کے دونوں اجلاسوں کا بھی براہِ راست ترجمہ کیا جاتا ہے۔

جلسہ سے قبل مترجمین کو تقاریر کا متن فراہم کر دیا جاتا ہے، جس سے انھیں معیاری اور مستند تراجم تیار کرنے کے لیے مناسب وقت مل جاتا ہے۔ اسی طرح تمام اجلاسوں کی تلاوتِ قرآن کریم، نظمیں، قصیدہ اور فارسی نظم بھی ایم ٹی اے کے ذریعے جلسہ کے آغاز سے قبل کرنے والی ترجمہ ٹیموں کو ارسال کر دی جاتی ہیں۔ تاہم حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام خطابات کا فوری اور فی البدیہ ترجمہ کیا جاتا ہے۔

چونکہ مترجمین کو اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران غیر معمولی توجہ اور مسلسل ذہنی یکسوئی درکار ہوتی ہے، اس لیے ان کے لیے گرم وٹھنڈے مشروبات اور ہلکی پھلکی ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ اس خدمت کے لیے مہمان نوازی کی ٹیم مقرر ہے جو برطانیہ، جرمنی وغیرہ سے آنے والے رضا کاروں پر مشتمل ہے۔

(رپورٹ: نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

۶۰؍واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

PAAMA کے قیام پر چالیس سال مکمل … ایک خصوصی تقریب کا انعقاد





جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر بروزجمعۃ المبارک، ۲۴؍جولائی ۲۰۲۶ء کوحضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے بعد، مرکزی جلسہ گاہ، حدیقۃ المہدی میں پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن (PAAMA) انٹرنیشنل فورم کے زیرِ اہتمام پاما کے قیام پر چالیس سال کی تکمیل پر ایک پُروقار تقریب منعقد ہوئی۔

اس تقریب میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے پاما کے عہدیداران، نمائندگان، سابق وموجودہ کارکنان اور مہمانانِ جلسہ نے شرکت کی۔

تقریب کی صدارت الحاج موسیٰ میوا، امیر صاحب جماعت احمدیہ سیرالیون نے کی۔ پروگرام کا آغاز حافظ صلاح الدین ادیبایو صاحب کی پُرسوز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، جس کا ترجمہ جناب نصار بھنّو صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں صدر پاما یوکے و کورڈینیٹر پاما انٹرنیشنل جناب ٹومی کالن صاحب نے استقبالیہ خطاب کرتے ہوئے شرکائے تقریب کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے پاما کے قیام سے لے کر اب تک کے چالیس سالہ سفر کا جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پامانے گذشتہ چار دہائیوں کے دوران دنیا کے مختلف ممالک میں افریقی احمدیوں کے درمیان اخوت، باہمی تعاون، دینی تربیت اور خدمتِ دین کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہوں نے تنظیم کے اغراض ومقاصد، مختلف تبلیغی، تربیتی اور فلاحی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاما آئندہ بھی خلافتِ احمدیہ کی راہنمائی میں اپنی خدمات کو مزید وسعت دے گی۔

اس موقع پر پاما کے قیام کی چالیسویں سالگرہ کی مناسبت سے مختلف شعبہ ہائے خدمت میں نمایاں خدمات انجام دینے والے کارکنان اور عہدیداران کو pioneerایوارڈ، لانگ سروس ایوارڈ، ڈیڈیکیشن ایوارڈ، ڈسٹنکشن ایوارڈ اور پریزیڈنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا، جبکہ تقریب کا سب سے بڑا اعزاز ’’ڈسٹنگوشڈ لیڈرشپ ایوارڈ‘‘(Distinguished Leadership Award) جناب ٹومی کالن، صدر پاما یوکے و Coordinatorپاما انٹرنیشنل کو ان کی کئی دہائیوں پرمحیط غیرمعمولی، مخلصانہ اور مثالی خدمات کے اعتراف میں پیش کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے تاریخی خطاب کی ریکارڈنگ

تقریب کا نہایت ایمان افروز اور تاریخی حصہ ۱۹۸۶ء میں پاما کے قیام کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کی ریکارڈنگ تھی، جسے حاضرین نے نہایت توجہ، عقیدت اور خاموشی کے ساتھ سنا۔ اپنے اس بصیرت افروز خطاب میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاما کے قیام کے بنیادی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے افریقی احمدیوں کو باہمی اخوت، محبت اور مضبوط روابط قائم رکھنے کی تلقین فرمائی۔ حضورؒ نے فرمایا کہ تنظیم کے تمام اراکین ایک دوسرے سے مسلسل رابطہ رکھیں، محبت، تعاون اور باہمی اعتماد کی فضا کو فروغ دیں اور اپنے اتحاد کو اسلام کی خدمت کا مؤثر ذریعہ بنائیں۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغِ اسلام کی اہمیت پر خصوصی زور دیتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ احمدی مسلمان اپنے دوستوں، پڑوسیوں اور معاشرے کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنے گھروں میں چائے یا کھانے پر مدعو کریں، ان کے ساتھ محبت، اخلاص اور حسنِ اخلاق پر مبنی تعلقات قائم کریں اور اس خوشگوار ماحول میں اسلام احمدیت کا حقیقی پیغام ان تک پہنچائیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق، حسنِ سلوک اور ذاتی نمونہ مؤثر تبلیغ کے بنیادی ذرائع ہیں اور یہی وہ اوصاف ہیں جو دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرتے ہیں۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بالخصوص مختلف افریقی ممالک کے پیراماؤنٹ چیفس، روایتی بادشاہوں اور دیگر بااثر شخصیات سے روابط قائم کرنے کی بھی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ محبت، احترام اور حکمت کے ساتھ پیش کی جانے والی دعوت ان کے لیے اسلام احمدیت کی تعلیمات کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ بن سکتی ہے۔ حضورؒ نے مزید نصیحت فرمائی کہ پاما کا ہر رکن تبلیغ کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنائے، اعلیٰ اخلاق اور خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنائے اور اسلام کے پُرامن پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی کوشش کرے۔

حاضرین نے اس تاریخی خطاب کو نہایت انہماک سے سنا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ خلافتِ احمدیہ کی راہنمائی میں خدمتِ دین، تبلیغِ اسلام، خدمتِ انسانیت اور باہمی اخوت کے فروغ کے لیے اپنی مساعی جاری رکھیں گے۔

اختتامی خطاب: آخر پر صدرِ اجلاس الحاج موسیٰ میوا صاحب، امیر جماعت احمدیہ سیرالیون نے اپنے اختتامی کلمات میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر ادا کرتے ہوئے پاما کی گذشتہ چالیس سالہ خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے تنظیم کے بانی اراکین، سابق وموجودہ عہدیداران اور کارکنان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاما آئندہ بھی خلافتِ احمدیہ کی راہنمائی میں خدمتِ دین، تبلیغِ اسلام، خدمتِ انسانیت اور افریقی احمدیوں کے درمیان اتحاد واخوت کے فروغ کے لیے اپنی خدمات جاری رکھے گی۔ بعد ازاں دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس تقریب نے پاما کے چالیس سالہ سفر، خلافتِ احمدیہ سے وابستگی، باہمی اخوت اور تبلیغِ اسلام کے عزم کی تجدید کا ایک خوبصورت منظر پیش کیا۔

ایوارڈ یافتگان

پائنیر ایوارڈ

(Pioneer Award)

یہ اعزاز اُن افراد کو پیش کیا گیا جنہوں نے ۱۹۸۶ء میں پاما کے قیام، تنظیم اور اس کی ابتدائی ترقی میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ایوارڈ یافتگان کے اسماء درج ذیل ہیں:

عیسیٰ ویماہ صاحب، سیڈک بواتینگ صاحب، الحاج ابراہیم عطا اپاؤ صاحب، الحاج حمزہ ادیسانو صاحب، ابراہیم بیواہ صاحب اور مصطفیٰ اشاقو صاحب۔

لانگ سروس ایوارڈ

(Long Service Award)

یہ اعزاز اُن کارکنان کو دیا گیا جنہوں نے کم از کم دس برس تک مسلسل اور فعال خدمات انجام دیں۔

احمد اووسو کونادو صاحب، حکیم ادوماکو مینساہ صاحب، احمد بایے وو صاحب، الحسن بنگورا صاحب، آدم کیلسن صاحب اور شفیق کوسی صاحب۔

ڈیڈیکیشن ایوارڈ

(Dedication Award)

یہ اعزاز اُن کارکنان کو عطا کیا گیا جنہوں نے پاما اور جماعت احمدیہ کی بےلوث، مسلسل اور غیرمعمولی خدمات انجام دیں۔

احمد اووسو کونادو صاحب، حکیم ادوماکو مینساہ صاحب، شریف بھنّو صاحب، احمد کوایکے صاحب اور عزیز مافابی صاحب۔

ڈسٹنکشن ایوارڈ

(Distinction Award)

شفیق کوسی صاحب، احمد اووسو کونادو صاحب، حکیم ادوماکو مینساہ صاحب، شریف بھنّو صاحب، مظفر اجیموتی صاحب، ابراہیم انور صاحب، مجید ادیبایو صاحب، آدم کیلسن صاحب، منصور ادوماکو صاحب، صادق باہ صاحب، ابراہیم بونسو صاحب، توبان افرام صاحب، نصیر آدم صاحب، صادق کوانسہ صاحب، عزیز عینا صاحب، ڈاکٹر مصطفیٰ بروس صاحب، عبدالشہید نصیرالدین صاحب، کمال امواکو صاحب، کمال عبداللہ صاحب، سبور طاہر صاحب، اسماعیل لائینی صاحب، ڈاکٹر جبریل شٹو صاحب، ڈاکٹر ابراہیم موتاجو صاحب، ہاشم سلیمان صاحب، ڈاکٹر عمر سانڈا صاحب، عطاء الحق کپنوں صاحب، خالد بھنّو صاحب، نصار بھنّو صاحب، احمد بایے وو صاحب، جمیل موانجے صاحب، نورالدین جہانگیر خان صاحب، عمران اڈو صاحب، حکیم باکارے صاحب، فضل اللہ افولابی صاحب، مبارک اڈیلکے صاحب اور مظفر اجیموتی صاحب۔

پریزیڈنٹ ایوارڈ

(President Award)

مظفر اجیموتی صاحب

(رپورٹ: آصف بلوچ، طیب احمد۔ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

۶۰واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

پہلے اور دوسرے دن کی رپورٹ۔جلسہ گاہ مستورات

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

اللہ تعالیٰ کے بے پناہ فضل و کرم سے جماعت احمدیہ برطانیہ اپنا ۶۰ واں جلسہ سالانہ ۲۴ تا ۲۶؍ جولائی منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ حدیقۃ المہدی میں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی آمد ایک روح پرور نظارہ پیش کر رہی ہے۔ ایک طرف مختلف ممالک سے آنے والے مہمانان کی جوق در جوق آمد اور دوسری طرف کارکنات کے مسکراہٹوں سے پُر، جذبہ خدمت سے دمکتے چہرے اور والہانہ استقبال، اتحاد اور اخوت کا ایک انمول منظر پیش کر رہے ہیں۔ دنیا بھر کے ممالک سے آئے مختلف قومیت اور رنگ و نسل کے مہمان اپنی انفرادیت کے باوجود اجتماعیت کا عظیم الشان نشان بن کر تمام حاظرین کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہیں۔ باغِ مہدی ایک بار پھر مہمانوں کی بہار سے معطر ہے۔ یہ تین دن موسم گرم اور خشک رہنے کی توقع ہے۔

جمعۃ المبارک کے بابرکت دن کا آغاز صبح ۳ بج کر پندرہ منٹ پر باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے ۴ بج کر ۲۲ منٹ پر نماز فجر پڑھائی۔ حدیقۃ المہدی کے قرب و جوار اور رہائش گاہ میں ٹھہری ہوئی مستورات اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز کی ادائیگی کے لیے صف آراء ہوئیں۔ بعد ازاں مربی سلسلہ مکرم میر انجم صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ بعد از نماز فجر، علی الصبح ٹی سٹال پر نمازیوں کے لیے چائے اور اُبلے ہوئے انڈوں کا انتظام تھا۔ اس کے علاوہ شعبہ مہمان نوازی کے تحت ہلکا ناشتہ بھی دستیاب تھا۔

تمام رات بھی حدیقۃ المہدی میں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا اور صبح ہی سے سکیننگ کے لیے تانتا بندھ گیا۔ ضیافت مارکی میں ۸ ؍بجے صبح ناشتہ کا آغاز ہوا۔ ناشتہ میں سیریل، ڈبل روٹی، دودھ، جام، چائے، چنے کا سالن اور تازہ اور گرم روٹیاں مہمانوں کو پیش کی گئیں۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا شاملینِ جلسہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا۔

۹؍بجے گرین ایریا میں فائر الارم کی آواز سپیکر پر چلائی گئی اور اس بات کی تیاری کروائی گئی کہ خدانخواستہ ناگہانی صورت میں کس طرح فوری طور پر تمام مارکیوں سے شاملینِ جلسہ کو بحفاظت باہر نکالا جا سکتا ہے۔ کارکنات نے الارم بجتے ہی نہایت مستعدی کے ساتھ مہمانان کو مارکیوں سے فوری طور پر نکال کر assembly point پر اکٹھا کیا۔ اور پھر جب fire team کی طرف سے تصدیق ہوگئی تب تمام خواتین کو واپس مارکیوں میں لایا گیا۔ یہ مشق موسم کی شدت کے پیشِ نظر کروائی گئی۔ پیارے آقا نے inauguration کے خطاب میں خصوصی طور پر اس بات کی تاکید فرمائی کہ پرانی گاڑیوں کے انجن بہت جلد گرم ہو جاتے ہیں۔ نیز کسی قسم کی بھی بے احتیاطی سے آگ لگنے کا خطرہ ہے لہٰذا ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے کہ موسم کی شدت کے پیشِ نظر تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔

نصف النہار ہی سے لجنہ کی تمام مارکیوں میں تعینات کارکنات، شاملین جلسہ کو نظم و ضبط کے ساتھ بٹھانے میں مصروف رہیں۔ خطبہ جمعہ سے ایک گھنٹہ قبل ہی تمام مارکیاں پُر ہو چکی تھیں۔ نیز شدید گرمی کے باوجود خواتین اور چھوٹے چھوٹے بچے باہر کھلے میدان میں بیٹھے پیارے آقا کے خطبہ جمعہ کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔

امسال مہمانوں کی کثیر تعداد کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے پہلی مرتبہ ۲ کی بجائے ۴ پارکنگ ایریا بنائے گئے ہیں۔ نئے پارکنگ ایریا کے اضافہ کے سبب اسی جانب ایک داخلی دروازے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جو کہ مستورات کے مین داخلی دروازے کی طرز پر ہی بنایا گیا ہے۔ چونکہ نئے پارکنگ ایریا سے نئے داخلی دروازے تک کا پیدل کا راستہ لمبا ہے اس لیے مہمان مستورات کی آسانی کے لیے اضافی بگیوں کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔ ان اضافی اقدامات کی وجہ سے امسال جلسہ گاہ مستورات میں داخلہ میں بہت آسانی پیدا ہو گئی۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بج کر گیارہ منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (خلاصہ خطبہ جمعہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں ضمیمہ نمبر ا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء)

مستورات جلسہ گاہ میں سکرینوں پر خطبہ جمعہ دیکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ماں و بچہ کی تینوں مارکیوں میں بھی نماز جمعہ کی ادائیگی اور سکرینوں پر ماؤں کے لیے خطاب دیکھنے کا انتظام تھا۔ مزید برآں خواتین نے لجنہ مین مارکی سے ملحقہ کھلے احاطہ میں بھی نماز جمعہ ادا کی۔

نماز جمعہ اور عصر کی نماز کے بعد مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام تھا۔ کھانے میں دال، چاول اور پاستا پیش کیا گیا۔

امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر آنے والے مہمانوں کے لیے بازار دلچسپی اور توجہ کا مرکز بنے رہے۔

جلسہ سالانہ کی پاکیزہ روایات میں سے ایک روایت پرچم کشائی کی تقریب ہے جس کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کیا جاتا ہے۔ اس تقریب سے معاً پہلے جلسہ گاہ مستورات میں خاموشی اور ہزاروں کے مجمع میں مکمل سکوت چھایا ہوا تھا۔ تمام مستورات جلسہ گاہ میں آویزاں بڑی بڑی سکرینوں پر لوائے احمدیت کے لہرانے کا بے تابی سے انتظار کر رہی تھیں۔ چار بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ لوائے احمدیت کے صعود کے ساتھ ہی فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر کی صدا سے مستورات کا پنڈال گونج اٹھا اور سکوت کا طلسم ٹوٹا۔ اس کے بعد پیارے آقا نے اجتمائی دعا کروائی۔ کھلے میدان میں کھڑی ہر عورت اور بچی اسی جگہ ساکت ہوگئی۔ اور اپنے آقا کی اتباع میں دعا میں شامل ایک ہجوم گویا سکوتِ سمندر کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔

پرچم کشائی کے بعد جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے افتتاحی خطاب کا وقت قریب آ گیا۔ ہر کوئی خلیفۂ وقت کے پُر نور خطاب سننے کے لیے بے تاب تھا۔

۴ بج کے ۳۴ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تلاوت، ترجمہ، فارسی قصیدہ اور نظم کے بعد حضور انور یدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کا افتتاحی خطاب فرمایا جس کا عنوان تھا تقویٰ کی اہمیت اور اس کے حصول میں احمدیوں کی ذمہ داریاں۔ (خلاصہ خطاب کے لیے ملاحظہ فرمائیں ضمیمہ نمبر ا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر عمل کرنے کی اور آپ کی تمام توقعات پر کما حقہ پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

یوں تو جلسہ سالانہ کے تمام دن اور تمام اجلاس ہی ہر احمدی کے لیے روحانی لذت کے سامان مہیا کرنے والے ہوتے ہیں مگر جلسہ سالانہ کا دوسرا دن جلسہ گاہ مستورات میں ایک خاص ہی اہمیت رکھتا ہے اس لیے کہ اس دن خدائے بزرگ و برتر کے چنیدہ، وقت کے امام، ہر دل کے سکون، ہر آنکھ کی ٹھنڈک اور جان سے بڑھ کر محبوب اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لاتے ہیں۔ ان خاص لمحات کو یادگار اور کامیاب بنانے کے لیے ایک رات قبل ہی بھرپور تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ جلسہ گاہ کی صفائی ستھرائی کی جاتی ہے۔ انتظامیہ تو روز کثیر تعداد میں آنے والی مہمان خواتین کا خاص خیال رکھنے میں کوشاں رہتی ہے مگر بروز ہفتہ ہر مہمان اپنے آقا کے استقبال کے لیے میزبان بن جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز ۳ بج کر پندرہ منٹ پر نمازِ تہجد اور فجر کے پر نور وقت سے ہوا۔ ناشتہ صبح ساڑھے سات بجے سے ضیافت مارکیوں میں پیش کیا گیا جس کے بعد ممبرات اجلاس میں شامل ہونے کے لیے مین مارکی اور بچگان کی مارکیوں میں تشریف لانا شروع ہوگئیں۔

مستورات کی جلسہ گاہ میں کارروائی کا آغاز صبح دس بجے زیر صدارت صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ ڈاکٹر قرۃ العین صاحبہ ہوا۔ اس جلسہ کا مرکزی موضوع ''محبتِ الٰہی'' ہے جو جلسہ مستورات کی تلاوت، تقاریر اور منظوم کلام میں جھلکتا رہا۔ اس اجلاس کی تفصیلی رپورٹ کے لیے ملاحظہ فرمائیں اسی شمارے کا صفحہ ۱۸۔

تقاریر کے بعد اعلانات کا سلسلہ شروع ہوا نیز لجنہ ممبرات کو ہدایات دی گئیں کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے پہلے ذکر الٰہی میں مصروف رہیں۔



ایک پنڈال میں ہزاروں مستورات کی موجودگی اور مکمل خاموشی گہرے سمندر کے سکوتِ کی سی مثال پیش کر رہی تھی اور اس بات کا منہ بولتا ثبوت تھی کہ ہر ایک نظر پیارے آقا کی منتظر اور ہر ایک دل اس پیارے وجود کو دیکھنے کے لیے بے تاب ہے۔

اس دوران ترانہ پڑھنے والی بچیاں اپنی جگہ سنبھال چکی تھیں۔ فضا میں روحانیت، انتظار اور ناقابل بیان خوشی کی کیفیات ایک انوکھا سرور گھول رہی تھیں۔

پس منظر میں خدام کے نعرہ ہائے تکبیر کی آوازیں جب فضا میں بلند ہوئیں تو اس بات کی نشاندہی ہوئی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حدیقۃ المہدی میں قدم افروز ہو چکے ہیں گویا کہ وہ گھڑی آ گئی ہے جس کے لیے ہر دل چشم براہ تھا۔ اس وقت پوری جلسہ گاہ مستورات مکمل تنظیم، نظم و ضبط، خاموشی اور اطاعت کا بے نظیر نمونہ پیش کر رہی تھی۔

۱۲ بج کر ۷ منٹ پر جیسے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پنڈال میں تشریف لائے تو حدیقۃ المہدی کی فضا پُر جوش نعروں سے گونج اٹھا۔ پیارے آقا نے آتے ہی السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا جس کے جواب میں مستورات نے یک زبان ہو کر فلک شگاف انداز میں پیارے آقا کے سلام کا جواب دیا۔

(اس اجلاس کی رپورٹ اور حضور انور کے خطاب کے خلاصہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں اس شمارے کا صفحہ نمبر ۱)

حضور انور کے حکیمانہ خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد لجنہ اور ناصرات نے مختلف زبانوں جیسے عربی، اردو، بنگلہ، پنجابی، گھانین زبان میں ترانے پیش کیے۔ ترانے میں شامل ''ہے دستِ قبلہ نما'' پڑھتے ہوئے تمام مستورات نے یک زبان ہو کر کلمۂ طیبہ کا ورد کیا جس سے جلسہ گاہ ملجۂ توحید بن گئی۔ آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت جلسہ گاہ میں مستورات کی کل تعداد ۱۹ ہزار ۶۹۵ ہے۔

پیارے آقا کے نصائح سے پُر اِس روح پرور خطاب کے دوران گرمی کی شدت زوروں پر تھی۔ اس کے باوجود پنڈال میں، تمام ماں اور بچہ مارکیوں میں یہاں تک کہ باہر میدان میں کھلے آسمان تلے بھی خواتین اور بچیوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا اور ہر علاقہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

۳ بج کر ۱۵ منٹ پر دوسرے اجلاس کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہِ راست جلسہ گاہ مستورات میں نصب سکرینوں پر نشر کی گئی۔ جو محبت، عقیدت اور نظم وضبط سے سنی گئی۔

(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ مستورات جلسہ گاہ)

۶۰واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

رپورٹس از جلسہ گاہ مستورات

شعبہ سیکیورٹی جلسہ سالانہ یوکے

جلسہ سالانہ یو کے کا ایک اہم ترین شعبہ سیکیورٹی کا ہے۔ معاونہ صدر شعبہ سیکیورٹی کا سب سے اہم کام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ مستورات میں تشریف آوری کے لیے تمام ضروری حفاظتی اقدامات کرنا ہے۔ تمام شاملینِ جلسہ مستورات اور بچوں کی حفاظت اور جلسہ گاہ کے ماحول کی حفاظت کو یقینی بنانا بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ شعبہ سیکیورٹی کی ٹیم میں تقریباً ۱۰۰ سے زائد کارکنات شامل ہیں۔ اس ٹیم کی تمام کارکنات سیکیورٹی میں تربیت یافتہ ہیں۔ کارکنات مسلسل دعاؤں کے ساتھ اس اہم ذمہ داری کو نبھاتی ہیں۔

ہر سال شعبہ سیکیورٹی اپنے کام کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات کرتا ہے تا کہ سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ آنے والوں کے لیے آسانیاں بھی پیدا کی جاسکیں۔ معائنہ کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دی گئی ہدایت کے مطابق ٹیم کو مزید اس بات کی یاددہانی کرائی گئی ہے کہ وہ اپنے ماحول پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ نرم زبان کا بھی استعمال کریں۔

شعبہ سیکیورٹی کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں: اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنا، چوکس اور چوکنّا رہتے ہوئے خود کو ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کا لیے تیار رکھنا نیز ممبران کو سکینگ کے خاص آلات کے استعمال کی تربیت دینا۔

شعبہ سیکیورٹی اس بات کا بھی ذمہ دار ہے کہ تمام آنے والوں کے AIMS card اور سامان کی چیکنگ کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہر کوئی حفاظت کے ساتھ جلسہ میں شامل ہو سکے۔

یہ انتہائی نازک اور اہم کام ہے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر ایک کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور تمام شاملینِ جلسہ کا آپ حافظ و ناصر ہو۔ آمین

شعبہ نظافت پرائیویٹ ٹینٹ

حدیقۃ المہدی میں رہائش کی خواہش مند ممبرات کو پرائیویٹ ٹینٹ لگانے کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ مستورات کی طرف بھی شعبہ نظافت قائم کیا گیا ہے جس کا کام اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ لجنہ کی طرف بیت الخلاء صاف ہوں۔ اس شعبہ میں بہتری کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں عارضی ٹوائلٹ استعمال کیے جاتے تھے جو کہ بہت کامیاب نہیں تھے اس کی جگہ اب ٹوائلٹ مارکی لگائی گئی ہے جو بہت بہتر ہے اور اس سے کام میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

شعبہ نظافت کی ٹیم ۲۱/ کارکنات پر مشتمل ہے جو کے جلسہ سالانہ سے کچھ دن پہلے کام شروع کر دیتی ہے۔ لجنہ کا ایک آفس site پر ہوتا ہے تا کہ جب بھی کسی کو مدد کی ضرورت ہو تو کوئی نہ کوئی ان کی مدد کے لیے موجود ہو۔

شعبہ ضیافت

شعبہ ضیافت، لجنہ جلسہ گاہ کے اہم ترین شعبہ جات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ کی بنیادی ذمہ داری مہمانوں کو بروقت اور منظم انداز میں بحفاظت کھانا پیش کرنا، ان کا پُرخلوص استقبال کرنا اور انکی ضروریات کا ہر ممکن خیال رکھنا ہے۔ اس سال بھی شعبہ ضیافت نے خدمت، حسنِ انتظام اور مہمان نوازی کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ تمام مہمانوں کے ساتھ محبت، احترام اور خوش اخلاقی سے پیش آنے پر خصوصی توجہ دی گئی، جبکہ SEND یعنی Special Educational Needs and Disabilities مہمانوں کو ہر مرحلہ پر اولین ترجیح دی گئی۔

ضیافت مارکی برائے بزرگ و معذور مہمانان

یہ ٹیم بزرگ، معذور اور خصوصی معاونت کے محتاج مہمانوں کو دوپہر اور رات کے کھانے کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔ خدمت کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے امسال رضا کار کارکنات کی تعداد میں ۱۰ فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ وہیل چیئرز اور پُش چیئرز استعمال کرنے والوں کے لیے علیحدہ داخلہ اور مخصوص راستہ رکھا گیا ہے۔ ایک خصوصی استقبالیہ ٹیم کھانے کے حصول میں ضرورت مند مہمان خواتین اور سہارے کی ضرورت مند بزرگ خواتین کو ان کی نشستوں تک کھانا پہنچانے میں مدد فراہم کر رہی ہے۔ قطاروں میں انتظار کرنے والوں کے لیے پانی مہیا کیا جارہا ہے اور ضرورت کے مطابق دھوپ سے بچاؤ کے لیے چھتریاں بھی فراہم کی گئی ہیں۔ کھانا تقسیم کرنے اور سٹاک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ایک بڑی ٹیم مقرر کی گئی ہے تا کہ خدمت فوری، بلا تاخیر، بروقت اور مؤثر ہو۔ علاوہ ازیں غذائی سامان کے ریکارڈ اور سٹاک کی نگرانی کے ساتھ بزرگ اور معذور مہمانوں کی حفاظت کو بھی یقینی بنایا جاسکے۔

ضیافت ناشتے کی ٹیم

ناشتے کی فراہمی کے لیے ایک علیحدہ ٹیم مقرر ہے۔ اس سال ناشتے کے سٹیشنز کو ازسرِ نو ترتیب دیا گیا ہے تا کہ مہمانوں کو کم سے کم انتظار کی زحمت کا سامنا کرنا پڑے، قطاریں مختصر ہوں اور انتظار کا وقت کم سے کم کیا جاسکے۔ ہو۔ تمام رضا کار کارکنات کو SEND کارڈز کی شناخت اور متعلقہ مہمانوں کو فوری سہولت فراہم کرنے کی تربیت دی گئی ہے۔

ضیافت مدر اینڈ چائلڈ مارکی

اس ذیلی شعبہ میں تقریباً ۱۸۰/ رضا کار کارکنات خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ چھوٹے بچوں والی ماؤں کی بہتر خدمت کے لیے کارکنات کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے تا کہ کھانا جلد فراہم کیا جاسکے اور مہمانوں کو کم سے کم انتظار کی زحمت کا سامنا کرنا پڑے۔

پُش چیئرز استعمال کرنے والی ماؤں کے لیے ایک علیحدہ داخلی دروازہ مقرر کیا گیا ہے۔ امسال زائد فوڈ سٹیشنز، بہتر داخلی و خارجی راستے اور گرم موسم کے پیش نظر مناسب ہواداری کا انتظام کیا گیا ہے۔ امسال رضا کار کارکنات ماؤں کو کھانا اٹھانے میں مدد فراہم کرنے کے لیے بھی مقرر کی گئی ہیں۔ SEND مہمانوں کو بغیر انتظار فوری سہولت فراہم کی جارہی ہے۔ صفائی، نظم وضبط اور خوشگوار ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے خصوصی کاوشیں کی جارہی ہیں۔

ضیافت ہیلتھ اینڈ سیفٹی

یہ ٹیم ۱۵/ رضا کار کارکنات پر مشتمل ہے۔ اس کا مقصد غذائی تحفظ اور صحت و سلامتی کے تمام اصولوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانا ہے۔ ٹیم کی کارکنات نے متعلقہ تربیت مکمل کی ہوئی ہے، جو شعبہ کے کام میں عملی معاونت فراہم کرے گی۔ مزید برآں اس شعبہ کے استعمال کے لیے ایک چھوٹا فرسٹ ایڈ باکس بھی مہیا کیا گیا ہے۔

ضیافت مین مارکی

اس شعبہ میں ۱۷۶/ رضا کار کارکنات خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں مارکی کی تیاری، کھانے کی تقسیم، صفائی، نظم وضبط اور ضیافت کے اختتام پر مارکی کو سمیٹنا شامل ہے۔ امسال بہتر منصوبہ بندی اور اضافی کارکنات کی بدولت کھانا زیادہ تیزی سے فراہم کیا جارہا ہے، جس سے قطاروں میں نمایاں کمی آئی ہے۔

ضیافت ڈسپلن

اس ٹیم میں ۵۳/ رضا کار کارکنات شامل ہیں۔ اس شعبہ کا مقصد ضیافت مارکیوں کے باہر نظم وضبط برقرار رکھنا، قطاروں کو منظم رکھنا اور مہمانوں کا خوش اخلاقی سے استقبال کرنا ہے۔

امسال کام کو بہتر بنانے کے لیے رضا کار کارکنات کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ قطاروں کی طرف آنے والی ممبرات کی احسن راہنمائی کے لیے اضافی سائن بورڈز، بیریئرز اور میگا فون کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمام کارکنات کو حسنِ اخلاق، حکمت اور وقار کے ساتھ ڈیوٹی انجام دینے کی تربیت دی گئی ہے۔ SEND پاس رکھنے والے مہمانوں کو ترجیح دی جارہی ہے، جبکہ بزرگ مہمانوں کی قریبی مارکیوں کی طرف راہنمائی کی جارہی ہے تا کہ انہیں غیر ضروری پیدل سفر کی دقت نہ اٹھانی پڑے۔ حفاظتی نقطۂ نظر سے تمام مہمانوں کو مارکی کے پچھلے حصے سے باہر جانے کی ہدایت دی جارہی ہے تا کہ گرم کھانے کی موجودگی میں کسی حادثے کا اندیشہ نہ رہے۔

ورکرز ضیافت مارکی

اس شعبہ میں ۵۸/ رضا کار کارکنات خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ اس ٹیم کی ذمہ داری ہے کہ وہ جلسہ کے مختلف شعبہ جات کی کارکنات کو کھانا فراہم کریں۔ امسال انتظار کے وقت میں کمی کے لیے ایک اضافی فوڈ سروس پوائنٹ قائم کیا گیا ہے اور کھانا تقسیم کرنے کے سٹیشنز میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی یقینی بنایا جارہا ہے کہ مہمان گرم کھانے اور گرم برتنوں سے محفوظ، فاصلے پر بیٹھے ہوں۔

ٹی سٹال

خدا کے فضل و کرم سے ٹی اسٹال اپنی روایت برقرار رکھتے





ہوئے خدمت، خوش اخلاقی اور بہترین انتظامات کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لیے ایک بار پھر تیار ہے۔ ۱۸۴/ کارکنات پر مشتمل ٹی سٹال کی ٹیم جلسہ سالانہ یو کے میں شامل ہونے والے مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کرنے میں مصروف ہے۔ چائے کے علاوہ سٹال پر مہمانوں کو مختلف مشروبات بھی پیش کیے جارہے ہیں، جن میں Lemonade، کافی، دودھ، ہاٹ چاکلیٹ اور آئسڈ کافی شامل ہیں۔ گذشتہ سال متعارف کروائی گئی مقبول گڑ والی چائے اس سال بھی پیش کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ امسال گرم موسم کی مناسبت سے آئسڈ کافی (آئسڈ چوکو لاٹے) بھی مینیو میں شامل ہے۔ ٹی سٹال پر صبح فجر کی نماز کے بعد اُبلے ہوئے انڈے اور چائے بھی پیش کی جاتی ہے۔

مہمانوں کی سہولت کے لیے بزرگ خواتین کے لیے علیحدہ قطار کا انتظام ہے اسی طرح SEND کی لائن بھی مزید منظم کی گئی ہے تا کہ مشروب مقررہ افراد تک جلد اور احتیاط سے پہنچ جائے۔

(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ مستورات جلسہ گاہ)

رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول

ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ (سابق صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

نورِ خلافت حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ

مکرمہ فرزین قریشی صاحبہ (سیکرٹری نومبائعات۔ھیورنگ۔ برطانیہ)

بقیہ: اجلاس مستورات کی کارروائی......از صفحہ نمبر 18

عطا فرمائے، آمین۔

☆...☆...☆

اس اجلاس کی دوسری تقریر ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے ’’رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول‘‘ کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بنیادی قرآنی حقیقت کو اجاگر کیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا واحد اور کامل ذریعہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل پیروی ہے۔ اس ضمن میں سورت آلِ عمران کی آیت قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ کو بنیاد بناتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے حصول کو آنحضرت ﷺ کی اطاعت اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے سے وابستہ فرمایا ہے۔

تقریر میں بیان کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ بعثت سے قبل بھی توحید پر قائم، صادق، امین اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے، لیکن آپؐ کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو اپنے رب کی تلاش اور اس کی محبت کا حصول تھا۔ اسی شوق نے آپؐ کو غارِ حرا کی تنہائیوں میں عبادت، دعا اور غور و فکر کی طرف متوجہ رکھا جہاں آپؐ کئی کئی دن اللہ تعالیٰ کے حضور راز و نیاز میں مشغول رہتے تھے۔ یہ عبادت محض ظاہری رسم نہیں بلکہ خالص عشقِ الٰہی کا اظہار تھی۔

پہلی وحی کے نزول کے بعد آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرتے ہوئے نبوت کی عظیم ذمہ داری قبول کی۔ حضرت خدیجہؓ کی گواہی سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ نہ صرف حقوق اللہ بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی بے مثال تھے۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا سہارا بنتے، محتاجوں کی مدد فرماتے اور مہمان نوازی میں اعلیٰ نمونہ قائم کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے محبوب رسول ﷺ کو غار کی تنہائی سے نکال کر دنیا کی اصلاح اور ہدایت کے عظیم منصب پر فائز فرمایا۔

آپ نے تقریر میں آنحضرت ﷺ کی استقامت، شجاعت اور خدا تعالیٰ سے بے مثال محبت کا ذکر کرتے ہوئے اس تاریخی واقعہ کو بیان کیا کہ جب قریش نے دنیاوی نعمتوں کی پیشکش کے بدلے تبلیغِ اسلام ترک کرنے کی شرط رکھی تو آپؐ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ اگر ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند بھی رکھ دیا جائے تب بھی آپؐ اپنے مشن سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس واقعہ کو خدا تعالیٰ کی محبت اور احکامِ الٰہی کی کامل اطاعت کی عظیم مثال قرار دیا ہے۔

پھر مکہ مکرمہ کے تیرہ سالہ دورِ ابتلا کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شدید جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور معاشی مظالم کے باوجود آنحضرت ﷺ نے کبھی شکایت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہر تکلیف کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے برداشت فرمایا۔

اسی طرح آپ نے واقعۂ طائف کو محبتِ الٰہی، صبر اور رحمت کا عظیم شاہکار قرار دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی وہ درد بھری دعا پیش کی جس میں آپؐ نے اپنی تمام بے بسی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی مگر اپنی قوم کے لیے ہدایت اور رحمت ہی طلب کی۔ جب پہاڑوں کے فرشتے نے اہلِ طائف کو تباہ کرنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے ان کی آئندہ نسلوں کے لیے ہدایت کی دعا کی۔ یہ واقعہ آپؐ کی خدا تعالیٰ سے کامل وابستگی اور بنی نوع انسان سے بے مثال شفقت کا روشن ثبوت ہے۔

تقریر میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ آنحضرت ﷺ کی پوری زندگی خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف تھی۔ قرآن کریم کی آیت قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ وَمَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بیان کیے گئے کہ آنحضرت ﷺ کی نماز، قربانیاں، زندگی اور وفات سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تھیں اور آپؐ فنافی اللہ ہونے کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔

نماز محبتِ الٰہی کے حصول کا بنیادی ذریعہ ہے، چنانچہ نماز آنحضرت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔ عبادت کے دوران آپؐ کے سینۂ مبارک سے ہانڈی کے اُبلنے جیسی آواز آتی تھی اور نماز میں طویل قیام کے باعث آپؐ کے قدم مبارک سوج جاتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کیفیت کو خدا تعالیٰ کے احسانات پر مسلسل شکرگزاری اور محبت کے جذبے کا اظہار قرار دیا ہے۔

تقریر میں اس حقیقت کو بھی نمایاں کیا گیا کہ دشمنانِ اسلام کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی ازدواجی زندگی پر کیے جانے والے اعتراضات حقیقت سے بعید ہیں، کیونکہ حضرت عائشہؓ کی روایات سے ثابت ہے کہ آپؐ اپنی ازواج سے اجازت لے کر راتوں کو عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی آخری بیماری میں بھی شدید کمزوری کے باوجود جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی کو مقدم رکھا۔

مزید بیان کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ ذکرِ الٰہی سے معمور تھا۔ آپؐ نے زندگی کے ہر موقع کے لیے دعائیں سکھا کر امت کو ہر حال میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے کی تعلیم دی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے مطابق یہی مسلسل ذکرِ الٰہی آنحضرت ﷺ کی خدا تعالیٰ سے کامل محبت کا عملی اظہار تھا، جس کا اثر آج تک مسلمانوں کی روزمرہ زندگی میں نمایاں ہے۔

پھر مقررہ نے اس امر پر زور دیا کہ اسلام کی کامل تعلیم حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو یکساں اہمیت دیتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی عملی زندگی سے واضح فرمایا کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس زمانہ میں دجالی فتنوں سے بچنے کے لیے آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی اور اپنی نسلوں کی دینی تربیت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

تقریر کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ پُرشوکت اقتباس پیش کیا گیا جس میں آپؑ نے فرمایا کہ وہ جو عرب کے بیابان میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوا وہ دراصل اس فنافی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعاؤں کا نتیجہ تھا، جس نے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا اور دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت سے منور کر دیا۔

آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی رسول کریم ﷺ کی کامل پیروی، محبتِ الٰہی کے حصول، عبادت، ذکرِ الٰہی اور اپنی نسلوں کی تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا پاک منظوم کلام از درثمین ’’خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار‘‘ محترمہ سلونی رشید صاحبہ نے نہایت پرترنم انداز میں پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرمہ فرزین قریشی صاحبہ نے انگریزی زبان میں ’’نورِ خلافت حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ‘‘ کے موضوع پر کی، جس میں آپ نے اپنے قبولِ احمدیت کے سفر، خلافت سے وابستگی، دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے خلافت کے بابرکت نظام کے ذریعہ ہر مرحلہ پر آپ کی راہنمائی اور تربیت فرمائی۔

آپ نے بیان کیا کہ ۲۰۰۱ء میں میری والدہ اچانک وفات پا گئیں۔ اس سانحہ نے مجھے زندگی کی حقیقت، موت اور آخرت کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے احساس ہوا کہ ایک دن ہر انسان نے اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے، چنانچہ میں نے دعا اور غور و فکر کے ساتھ حق کی تلاش شروع کی۔

ان کا کہنا تھا کہ بعد میں مجھے احساس ہوا کہ اللہ تعالیٰ میرے دل کو بہت پہلے سے حق کی قبولیت کے لیے تیار کر رہا تھا۔ بچپن ہی سے صحیح بات اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش میرے دل میں موجود تھی۔ سکول کے زمانہ میں اسلام کے بارے میں بعض سوالات نے مجھے حقیقی اسلامی تعلیمات کی تلاش کی طرف متوجہ کیا۔

آپ نے بتایا کہ والدہ کی وفات کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ بعض رشتہ دار احمدی مسلمان ہونے کی وجہ سے ایک تقریب میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس واقعہ نے میرے دل میں جماعت احمدیہ کے متعلق جاننے کا اشتیاق پیدا کیا۔ بعد ازاں ’’احمد المہدی‘‘ نامی کتاب نے میرے بہت سے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے اور ہر دعویٰ قرآن کریم، احادیث اور عقلی دلائل کی روشنی میں پیش کیا گیا تھا جس سے میں بہت متاثر ہوئی۔

آپ نے مزید کہا کہ تحقیق کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امتِ مسلمہ ایک موعود مسیح کی منتظر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور نشانات کا مطالعہ خصوصاً رمضان کے سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی نے مجھ پر گہرا اثر ڈالا۔ اس کے بعد میں نے نہایت الحاح سے دعا شروع کر دی کہ اگر احمدیت حق ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے سچائی تک پہنچا دے۔ پھر مجھے ایک خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی جس نے میرے یقین میں مزید اضافہ کر دیا۔

آپ نے مزید بتایا کہ اسی زمانے میں مَیں نے جماعت احمدیہ اور نظامِ خلافت کے بارے میں مزید جاننا شروع کیا اور ایم ٹی اے کی نشریات دیکھنے لگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطابات سنتے ہوئے میرے دل میں خلافت کی محبت پیدا ہوتی گئی اور مجھے روحانی سکون حاصل ہونے لگا۔

پھر آپ نے بتایا کہ مسلسل مطالعہ، دعا اور تحقیق کے بعد مجھے کامل اطمینان حاصل ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ ہستی ہیں جن کا وعدہ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اپریل ۲۰۰۲ء میں مَیں نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

اپنے قبولِ احمدیت کے بعد کے حالات بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میرے والد کو جب اس فیصلہ کا علم ہوا تو گھر کا ماحول کشیدہ ہو گیا اور مجھے مخالفت اور تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم انہی دنوں جماعت کی ایک عہدیدار خاتون کی طرف سے خیریت دریافت کرنے کے لیے آنے والا فون میرے لیے بہت حوصلہ افزا ثابت ہوا اور مجھے یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑتا۔

آپ نے مزید بیان کیا کہ بعد ازاں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا۔ اسی دوران ایک خواب میں حضورؒ نے محبت سے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ’’میری جماعت میں خوش آمدید۔‘‘ اگلے ہی دن حضورؒ کا خط موصول ہوا جس میں دعا، استقامت اور خلافت سے وابستگی کی نصیحت فرمائی گئی تھی۔ یہ واقعہ میرے ایمان کے لیے عظیم تقویت کا باعث بنا۔

ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ واٹرلو سٹیشن پر ایک احمدی مسلمان سے مختصر ملاقات ہوئی جس نے مجھے ایمان پر ثابت قدم رہنے اور خلافت سے مضبوط تعلق رکھنے کی نصیحت کی۔ اس ملاقات نے بھی مجھے غیر معمولی حوصلہ عطا کیا۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے حوالہ سے آپ نے کہا کہ

جب میں نے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کا ارادہ کیا تو میرے والد نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا، لیکن میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ میں شرکت کا فیصلہ کیا۔ جلسہ کا روحانی ماحول، احبابِ جماعت کی محبت اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت نے میرے ایمان کو مزید مضبوط کر دیا۔ اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ میری تمام قربانیاں اسی روحانی نعمت کے حصول کے لیے تھیں۔

اسی طرح آپ نے بتایا کہ جلسہ کے اختتام پر بعض احمدی خواتین نے محبت اور اخوت کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے میری بھرپور مدد کی۔ واپسی کے سفر میں دعا کے دوران میرے والد کا فون آیا اور انہوں نے مجھے گھر واپس آنے کے لیے کہا۔ میں اس واقعہ کو قبولیتِ دعا کا نمایاں نشان سمجھتی ہوں۔

اپنے ایک روحانی تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ایک خواب میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ کی مسکراہٹ نے میرے دل کو غیر معمولی سکون اور اطمینان عطا کیا۔

ایک اور خواب میں میں نے خود کو خانہ کعبہ کے اندر دیکھا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خطاب فرما رہے تھے۔ بعد ازاں خانہ کعبہ کی اندرونی تصاویر دیکھ کر مجھے یقین ہوا کہ خواب میں دکھایا گیا منظر حقیقت سے مطابقت رکھتا تھا۔ میں اس خواب کو خلافت کی صداقت اور راہنمائی کا ایک عظیم نشان سمجھتی ہوں۔

اپنے خاندانی حالات کے حوالہ سے آپ نے بتایا کہ شادی اور اولاد کی نعمت کے بعد میرے خاندان کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے متعدد ملاقاتوں کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک ملاقات میں حضورِ انور کی شفقت نے مجھے وہ خواب یاد دلایا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا: ’’میری جماعت میں خوش آمدید۔‘‘

آپ نے بتایا کہ ایک اور ملاقات میں حضورِ انور کی خدمت میں بیٹے کے لیے دعا کی درخواست کی تو فرمایا: ’’یہ بالکل ٹھیک رہے گا۔‘‘ بعد کے سالوں میں میں نے اپنے بیٹے کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ایسے آثار دیکھے جنہوں نے مجھے بارہا حضورِ انور کی دعاؤں کی یاد دلائی۔

اختتامی کلمات میں آپ نے کہا کہ جب میں اپنی زندگی کے اس سفر پر نظر ڈالتی ہوں تو مجھے واضح طور پر دکھائی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے میری راہنمائی فرمائی، مجھے احمدیت کی نعمت سے سرفراز کیا اور خلافت کے بابرکت نظام کے ذریعہ ہر آزمائش میں میری رہنمائی اور تسلی کے سامان مہیا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق، دعا، قرآن کریم سے وابستگی اور خلافت سے اخلاص و وفا ہی حقیقی روحانی ترقی کا ذریعہ ہیں۔

آخر پر آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو ہمیشہ خلافت سے مضبوط وابستگی، اطاعت اور وفاداری کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(خلاصہ تقاریر تیار کردہ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)☆...☆...☆

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے بعض مناظر

















Al-Fazl

daily International, London

Tahir House - 22 Deer Park Rd, London SW19 3TL ISSN: 1352 9587 Tel: +44 20 8544 7603 Fax: +44 20 8544 7611 +44 7566 234466

Vol 33 Saturday 25 July 2026 Jalsa-Special No 2

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء: اجلاس مستورات کی کارروائی

''آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ محبت الٰہی کا زندہ ثبوت''، ''رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول'' اور ''نورِ خلافت حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ'' کے عناوین پر سیر حاصل تقاریر

آج مستورات کی جلسہ گاہ میں کارروائی کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ اجلاس کی صدارت نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوکے مکرمہ ڈاکٹر قرۃ العین عینی صاحبہ نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ منصورہ امینی صاحبہ نے سورۃ آل عمران کی آیات ۱۹۱ تا ۱۹۵ کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیش کیا۔ مکرمہ رضوانہ شمس صاحبہ نے منظوم کلام از کلامِ محمود ''تیری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم'' پیش کیا۔

مستورات کے اجلاس کی پہلی تقریر ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ (معاونہ صدر واقفات نو۔ لجنہ اماء اللہ برطانیہ) کی انگریزی زبان میں تھی جس کا عنوان ''آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ محبت الٰہی کا زندہ ثبوت'' تھا۔

آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ محبت الٰہی کا زندہ ثبوت

ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ (معاونہ صدر واقفات نو۔ لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ نے سورت آل عمران کی آیت ۳۲ کی تلاوت سے تقریر کا آغاز کیا: قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُم یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کرو، تب اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔

پھر بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت حاصل کرنے کا راستہ واضح کر دیا ہے، اور وہ راستہ صرف دعووں یا زبانی عقیدت کا نہیں بلکہ حضور اکرم ﷺ کی کامل اتباع کا ہے۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی محبت کا زندہ ثبوت ہے۔

رسول اللہ ﷺ یتیم پیدا ہوئے، نہ کوئی سلطنت تھی اور نہ مال و دولت، لیکن اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے آپؐ کو ایسی عزت عطا فرمائی کہ پورا عرب آپ کو ''صادق'' اور ''امین'' کے لقب سے یاد کرتا تھا۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کی عزت خود قائم کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کی شادی بھی اللہ تعالیٰ کی خاص محبت کی ایک عظیم مثال ہے۔ انہوں نے اپنا سارا مال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا، مگر آپ ﷺ نے دنیاوی آسائشوں کو اختیار کرنے کے بجائے وہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ کا دل ابتدا ہی سے اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار تھا۔ یہی محبت آپ کو بار بار غارِ حرا لے جاتی، جہاں آپ تنہائی میں عبادت کرتے، دعا کرتے اور اپنے رب کی قربت تلاش کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے غیر معمولی مجاہدہ کیا، تب اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اپنی کامل وحی نازل فرمائی اور قرآن کریم جیسی عظیم نعمت عطا کی۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک اور عظیم اظہار قبلہ کی تبدیلی کے واقعہ میں نظر آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دل میں یہ خواہش تھی کہ نماز کا رخ بیت اللہ کی طرف ہو۔ آپؐ نے اس خواہش کا اظہار بلند آواز میں نہیں کیا، مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل کی کیفیت کو جان لیا اور قرآن کریم میں حکم نازل فرمایا کہ اب آپ اپنا رخ مسجدِ حرام کی طرف کریں۔ اس طرح پوری امت کا قبلہ ہمیشہ کے لیے بیت اللہ قرار دیا گیا۔ یہ واقعہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب رسول ﷺ کے دل کی خاموش خواہشوں کو بھی پورا فرماتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کا حق ادا کیا۔ آپؐ نے ہر قسم کی تکلیف برداشت کی، طائف میں پتھر کھائے، مکہ میں بائیکاٹ برداشت کیا، فاقے کاٹے، کھجور کے پتوں کی چٹائی پر لیٹتے اور راتوں کو لمبی عبادت میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ پاؤں مبارک سوج جاتے۔ حتیٰ کہ بیماری کے آخری ایام میں بھی آپ ﷺ شدید کمزوری کے باوجود نماز باجماعت کی اہمیت کے باعث مسجد تشریف لے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کیفیت کو ''شریعتِ محبت'' قرار دیا، یعنی محبت انسان کو عام فرائض سے بھی بڑھ کر قربانی پر آمادہ کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو ایسا مقام عطا فرمایا کہ خود اللہ اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں اور مومنوں کو بھی حکم دیا کہ وہ آپؐ پر درود و سلام بھیجیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود پڑھنا دراصل ہماری اپنی روحانی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل عزت پہلے ہی حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس محبت کی وجہ سے اپنے محبوبؐ کی حفاظت بھی فرمائی۔ مکہ کے سرداروں نے بارہا رسول اللہ ﷺ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی مگر ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیروں کو ناکام بنا دیا۔ ہجرت کی رات کفار نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو محفوظ نکال دیا۔ غارِ ثور میں مکڑی کے جالے اور کبوتر کے گھونسلے کے ذریعہ حفاظت فرمائی۔ اسی طرح کسریٰ نے جب آپ ﷺ کا خط پھاڑ دیا اور آپؐ کو گرفتار کرنے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسی رات اس کی حکومت ختم کر دی۔

قرآن کریم نے مومنوں کو یہ بھی سکھایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ادب کس قدر ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان کے سامنے انتہائی ادب اختیار کرو، کیونکہ یہی ادب اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا کا ذریعہ بنتا ہے۔ تقریر میں اس اصول کو خلافت کے ساتھ بھی جوڑا گیا کہ جسے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے لیے منتخب فرمائے، اس کا احترام، اطاعت اور ادب بھی ایمان کا حصہ ہے۔

صحابہؓ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک عظیم مظہر تھی۔ انہوں نے اپنی جان، مال اور ہر آسائش کو دین پر قربان کر دیا۔ حضرت زیدؓ کا یہ جواب کہ وہ اپنی جان قربان کر سکتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کے پاؤں میں کانٹا بھی نہ چبھے، صحابہؓ کی بے مثال محبت کی عکاسی کرتا ہے۔ حضرت ابوسفیان جیسے دشمن کو بھی یہ اعتراف کرنا پڑا کہ دنیا میں کسی نے اپنے قائد سے ایسی محبت نہیں کی جیسی محمد ﷺ کے صحابہؓ نے آپؐ سے کی۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعودؑ نے بھی واضح فرمایا کہ حقیقی طور پر رسول اللہ ﷺ کی پیروی انسان کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس کے دل میں اللہ کی سچی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے یہ دعا سکھائی کہ اے اللہ! مجھے اپنی محبت، اپنے محبوب بندوں کی محبت اور ایسے اعمال عطا فرما جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دیں، اور اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی توجہ دلائی ہے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اسے یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت سے اتنی محبت فرمائی کہ فرمایا: ''میں اپنے ان بھائیوں سے ملنے کا خواہش مند ہوں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی محبت صرف اپنے زمانے کے لوگوں تک محدود نہیں تھی بلکہ قیامت تک آنے والے ہر سچے مومن کے لیے تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی بے شمار ذمہ داریوں سے بھرپور تھی۔ آپؐ عبادت بھی کرتے، لوگوں کی تعلیم و تربیت بھی فرماتے، ریاست کے امور بھی چلاتے، عدل و انصاف بھی قائم کرتے اور اپنے گھر والوں کے حقوق بھی ادا کرتے، مگر اس کے باوجود رات کے آخری حصے میں تنہا اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر عبادت کرتے۔ خصوصاً خواتین کو یہ نصیحت کی گئی کہ وہ اپنے بچوں کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت اور سیرت کا نقش قائم کریں تا کہ وہ دنیا کے غلط نمونوں کی بجائے آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کو اپنا آئیڈیل بنائیں۔

آخر میں یہ بیان کیا گیا کہ تئیس برس کی مسلسل قربانیوں کے بعد جب دین مکمل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔ آپؐ نے دنیا پر اپنے رب کی رفاقت کو ترجیح دی اور آخری الفاظ ''الرفیق الاعلیٰ'' ادا کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے، ان کی کامل اطاعت اختیار کرنے، ان سے سچی محبت پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں میں شامل ہونے کی توفیق ......باقی صفحہ 16 پر......